مقدمہ

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال کا مجموعہ ہے اور حج ان ارکان میں سے ایک رکن ہے کہ جن پر اسلام کي بنياد رکھي گئي ہے جيسا کہ امام محمدباقر سے روايت ہے : " بني الاسلام علي خمس علي الصلوة و الزکاة و الصوم و الحج و الولاية" اسلام کي بنياد پانچ چيزوں پر رکھي گئي ہے نماز ، زکات ، روزہ ، حج اور ولايت پر حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑي فضيلت اور کثير اجر رکھتا ہے اور اسکي فضيلت کے بارے ميں پيغمبر اکرم اور اہل بيت (عليہم السلام) سے کثير روايات وارد ہوئي ہيں چنانچہ امام صادق سے روايت ہے:
"الحاج والمعتمر وفد الله ان سالوه اعطاہم وان دعوه اجابہم و ان شفعوا شفعہم و ان سکتوا ابتداءہم و يعوضون بالدرہم الف الف درہم"
حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا گروہ ہيں اگر اللہ سے سوال کريں تو انہيں عطا کرتاہے اور اسے پکاريں تو انہيں جواب ديتاہے، اگر شفاعت کريں تو انکي شفاعت کو قبول کرتاہے اگرچھپ رہيں تو از خود اقدام کرتاہے اور انہيںايک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم ديئے جاتے ہيں۔

وجوبِ حج کے منکر اور تارکِ حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہے اور يہ ضروريات دين ميںسے ہے اور جس بندے ميناسکي آئندہ بيان ہونے والي شرائط کامل ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھي علم ہو اس کا اسے انجام نہ دينا کبيرہ گناہ ہے
اللہ تعالي اپني محکم کتاب ميں فرماتا ہے:
"ولله علي الناس حج البيت من استطاع اليہ سبيلا و من کفر فان الله غني عن العالمين"
اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کيلئے خانہ کعبہ کا حج کريں جنہيں وہاں تک پہنچنے کي استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے با وجود قدرت حج سے انکار کيا تو (ياد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے
اور امام صادق - سے روايت ہے:
جو شخص دنيا سے اس حال ميں چل بسے کہ اس نے حجة لاسلام انجام نہ ديا ہو جبکہ کوئي حاجت اس کيلئے مانع نہ ہو يا ايسي بيماري ميں بھي مبتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کي طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئي حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وہ يہودي يا نصراني ہوکر مرے

حج کي اقسام

جو حج مكلف انجام ديتا ہے يا تو اسے اپني طرف سے انجا م ديتا ہے يا كسي اور كي طرف سے ، اس دوسرے كو "نيابتي حج " كہتے ہيں اور پہلا يا واجب ہے يا مستحب اور واجب حج يا بذات خود شريعت ميں واجب ہوتا ہے تو اسے "حجة الاسلام" كہتے ہيں اور يا كسي اور سبب كي وجہ سے واجب ہوتا ہے جيسے نذر كرنے كي وجہ سے يا حج كو فاسد كردينے كي وجہ سے ،
اور حجة الاسلام اورنيابتي حج ميں سے ہر ايک كي اپني اپني شرائط اور احكام ہيں كہ جنہيں ہم پہلے باب ميں دو فصلوں كے ضمن ميں ذكر كريں گے۔
نيز حج كي تين قسميں ہيں تمتع ، افراد ، قران:
حج تمتع ان لوگوں كا فريضہ ہے كہ جن كا وطن مكہ مكرمہ سے اڑتاليس ميل تقريباً نوے كيلوميٹر دور ہے اور حج افراد اور قران ان لوگوں كا فريضہ ہے كہ جن كا وطن يا تو خود مكہ ہے يا مذكورہ مسافت سے كم فاصلے پر اور حج تمتع ، حج قران و افراد سے بعض اعمال و مناسک كے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب ميں چند فصول كے ضمن ميں بيان كريں گے۔

حجة الاسلام

مسئلہ 1: جو شخص حج كي استطاعت ركھتا ہو اس پر اصل شريعت كے اعتبار سے پوري عمر ميں صرف ايک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اوراسے "حجة الاسلام" كہا جاتا ہے۔
مسئلہ 2: حجة الاسلام كا وجوب فوري ہے يعني جس سال استطاعت حاصل ہوجائے اسي سال حج پر جانا واجب ہے اور كسي عذر كے بغير مؤخر كرنا جائز نہيں ہے اور اگر اسے مؤخر كرے تو گناہ گار ہے اور حج اسكے ذمے ثابت ہوجائيگا اور اسے آئندہ سال انجام دينا واجب ہے و علي ہذا القياس۔
مسئلہ 3: اگر استطاعت والے سال حج كوانجام دينا بعض مقدمات پر موقوف ہو ۔ جيسے سفر كرنا اور حج كے وسائل و اسباب كو مہيا كرنا تو اس پر واجب ہے كہ ان مقدمات كو حاصل كرنے كيلئے اس طرح مبادرت سے كام لے كہ اسے اسي سال حج كو پالينے كا اطمينان ہو۔
اور اگر اس ميں كوتاہي كرے اور حج كو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسكے ذ مے ميں ثابت اور مستقر ہو جائيگا اور اس پر اسے بجا لانا واجب ہے اگر چہ استطاعت باقي نہ رہے۔

حجة الاسلام كے وجوب كے شرائط

حجة الاسلام مندرجہ ذيل شرائط كے ساتھ واجب ہوتا ہے:
پہلي شرط :

عقل پس مجنون پر حج واجب نہيں ہوتا۔

دوسري شرط:

بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہيں ہوتا اگر چہ وہ بلوغ کے قريب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگر چہ اس کا حج صحيح ہے ليکن يہ حجة الاسلام سے کافي نہيں ہے۔

مسئلہ 4: اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر ميں وقوف کو بالغ ہونے کي حالت ميں پالے اور حج کي استطاعت بھي رکھتاہو تو اس کا يہ حج حجة الاسلام سے کافي ہے۔

مسئلہ 5: وہ بچہ جواحرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کي حالت ميں حرام ہيں) ميں سے کسي کام کاارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولي پر ہوگا اور اسکے علاوہ ديگر کفارات تو ظاہر يہ ہے کہ وہ نہ تو ولي پر واجب ہيں اور نہ ہي بچے کے مال ميں:

مسئلہ 6: بچے کے حج ميں قرباني کي قيمت اسکے ولي پر ہے۔

مسئلہ 7: واجب حج ميں شوہر کي اجازت شرط نہيں ہے پس بيوي پر حج واجب ہے اگر چہ شوہر سفر حج پر راضي نہ ہو ۔

مسئلہ 8: مستطيع شخص سے حجة الاسلام کے صحيح ہونے ميں والدين کي اجازت شرط نہيں ہے ۔

تيسري شرط:

استطاعت اور يہ مندرجہ ذيل امور پر مشتمل ہے۔

الف: مالي استطاعت۔

ب: جسماني استطاعت۔

ج : سربي استطاعت (راستے کا با امن اور کھلا ہونا)۔

د : زماني استطاعت ۔

ہر ايک کي تفصيل:

مالي استطاعت

يہ متعدد امور پر مشتمل ہے۔

1: زاد و راحلہ۔

2: سفر کي مدت ميں اپنے اہل و عيال کے اخراجات۔

3: ضروريات زندگي۔

4: رجوع الي الکفاية۔

مندرجہ ذيل مسائل کے ضمن ميں انکي تفصيل بيان کرتے ہيں:

1: زاد و راحلہ:

زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکي سفر ميں ضرورت ہوتي ہے جيسے کھانے پينے کي چيزيں اور اس سفر کي ديگر ضروريات اور راحلہ سے مراد ايسي سواري ہے کہ جسکے ذريعے سفر طے کيا جا سکے .

مسئلہ 9: جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہيں حاصل کرنے کيلئے رقم اس پر حج واجب نہيں ہے اگر چہ وہ کما کر يا کسي اور ذريعے سے انہيں حاصل کرسکتا ہو .

مسئلہ 10: اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن يا کسي دوسري منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں.

مسئلہ 11: اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں ليکن اس نے حج کے اخراجات يا انکي تکميل کي مقدارکے برابر کسي شخص سے قرض واپس لينا ہواورقرض حال ہو يا اسکي ادائيگي کا وقت آچکا ہو اور مقروض مالدارہو اور قرض خواہ کيلئے قرض کا مطالبہ کرنے ميں کوئي حرج بھي نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 12: اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذ مے ميں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کيلئے کافي ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو يہ اس سے مہر کا مطالبہ نہيں کر سکتي اور مستطيع بھي نہيں ہوگي ليکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے ميں عورت کا کوئي نقصان بھي نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تا کہ اسکے ساتھ حج کر سکے ليکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے ميں عورت کا کوئي نقصان ہو مثلاً يہ لڑائي جھگڑے اور طلاق تک منتج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہيں ہے اور عورت مستطيع بھي نہيں ہو گي

-

مسئلہ 13: جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہيں ہيں ليکن وہ قرض ليکر اسے آساني سے ادا کر سکتا ہو تو اس پر واجب نہيں ہے کہ وہ قرض ليکر اپنے آپ کو مستطيع بنائے ليکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائيگا۔

مسئلہ 14: جو شخص مقروض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافي مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کي ادائيگي کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمينان ہے کہ وہ ا س وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہيں اخراجات کے ساتھ حج بجا لائے .

اور يہي حکم ہے اگر قرض کي ادائيگي کا وقت آچکا ہو ليکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضي ہو اور مقروض کو اطمينان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کريگا اس وقت يہ قرض کي ادائيگي پر قادر ہوگااور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہيں ہے۔

مسئلہ 15: جس شخص کو شادي کرنے کي ضرورت ہے اس طرح کہ اگر شادي نہ کرے تو اسے مشقت ياحرج کا سامنا ہوگا اور اس کيلئے شادي کرنا ممکن بھي ہو تو اس پر حج

واجب نہيں ہوگا مگر يہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادي کرنے کا انتظام بھي ہو .

مسئلہ 16: اگر استطاعت والے سال ميں اسے سفر حج کيلئے سواري نہ ملتي ہو مگر اسکي رائج اجرت سے زيادہ کے ساتھ تو اگر يہ شخص زائد مال دينے پر قادر ہو اور يہ اس کے حق ميں زيادتي بھي نہ ہو تو اس پر اس زائدمال کا دينا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائي اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کيلئے مضر نہيں ہے . ليکن اگر يہ زائد مال کے دينے پر قادر نہيں ہے يا يہ اسکے حق ميں زيادتي ہو تو واجب نہيں ہے اور يہ مستطيع بھي نہيں ہوگا اور يہي حکم ہے سفر حج کي ديگر ضروريات کے خريدنے يا انکے کرائے پر لينے کا نيز يہي حکم ہے اگر يہ حج کے اخراجات کيلئے کوئي چيز بيچنا چاہتا ہے ليکن اسے خريدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکي رائج قيمت سے کم پر خريد تا ہے .

مسئلہ17: اگر کوئي شخص يہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپني موجودہ مالي حيثيت کے ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کيلئے استطاعت نہيں رکھتا جيسے ديگر لوگ حج بجالاتے ہيں ليکن اسے احتمال ہے کہ تلاش و جستجو کرنے سے اسے ايسا راستہ مل جائيگا کہ يہ اپني موجودہ مالي حيثيت کے ساتھ حج کيلئے مستطيع ہو جائيگا تو اس پر تلاش و جستجو کرنا واجب نہيں ہے کيونکہ استطاعت کا معيار يہ ہے کہ يہ حج کيلئے اسي طرح استطاعت رکھتا ہوجو ديگر لوگوں کيلئے متعارف ہے .
ہاں ظاہر يہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطيع ہونے ميں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے يا نہيں تو اس پر واجب ہے کہ اپني مالي حيثيت کے بارے ميں جستجو کرے۔

:2 سفر کي مدت ميں اپنے اہل و عيال کے اخراجات:

مسئلہ18: مالي استطاعت ميں يہ شرط ہے کہ يہ حج سے واپس آنے تک اپنے اہل و عيال کے اخراجات رکھتا ہو .

مسئلہ 19: اہل و عيال " کہ مالي استطاعت ميں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے " سے مراد وہ لوگ ہيں کہ جنہيں عرف عام ميں اہل و عيال شمار کيا جاتا ہے اگر چہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھي ہو .

:3 ضروريات زندگي:

مسئلہ20: شرط ہے کہ اسکے پاس ضروريات زندگي اور وہ چيزيں ہوں کہ جنکي اسے عرفاً اپني حيثيت کے مطابق زندگي بسر کرنے کيلئے احتياج ہے البتہ يہ شرط نہيں ہے کہ بعينہ وہ چيزيناس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس رقم و غيرہ ہو کہ جسے اپني ضروريات زندگي ميں خرچ کرنا ممکن ہو .

مسئلہ21: عرف عام ميں لوگوں کي حيثيت مختلف ہوتي ہے چنانچہ رہائش کيلئے گھر کا مالک ہونا جسکي ضروريات زندگي ميں سے ہے يا يہ عرف ميں اسکي حيثيت کے مطابق

ہے یا کرائے کے ، یا عاریہ پر لیئے ہوئے یا موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلئے حرج یا سبکي کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلئے گھر کا مالک ہونا شرط ہے ۔

مسئلہ 22: اگر حج کیلئے کافي مال رکھتا ہولیکن اسے اسکي ایسي لازمي احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماري کا علاج کرانا یا ضروریات زندگي کو فراہم کرناتو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے:

مسئلہ 23: یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس اتني رقم و غیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو ۔

مسئلہ24: اگر کسي شخص کے پاس ضروریات زندگي گھر ، گھریلو سامان ، سواري ، آلات صنعت و غیرہ کي ایسي چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکي حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکي قیمت کے کچھ حصے سے اپني ضروریات زندگي خرید لے اور باقي قیمت کو حج کیلئے خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج ، کمي یا سبکي بھي نہ ہو اور قیمت کا فرق حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا ۔

مسئلہ25: اگر مکلف اپني زمین یا کوئي اور چیز فروخت کرے تا کہ اسکي قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالک ہونے کي ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکي حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کي قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہو گا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار ہو۔

مسئلہ26: جس شخص کو اپني بعض مملوکہ چیزوں کي ضرورت نہ رہے مثلا اسے اپني کتابوں کي ضرورت نہ رہے اور ان کي قیمت سے مالي استطاعت مکمل ہوتي ہو یا یہ مالي استطاعت کیلئے کافي ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کي صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

4: رجوع الي الکفایۃ:

مسئلہ 27: مالي استطاعت میں " رجوع الي الکفایۃ" شرط ہے (مخفي نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلي میں ضروري نہیں ہے جیسا کہ اسکي تفصیل عنقریب آجائیگي)اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسي تجارت ، زراعت ، صنعت ، ملازمت ، یا باغ ، دکان و غیرہ جیسے ذرائع آمدني کي منفعت ہو کہ جنکي آمدني عرف میں اسکي حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے معاش کیلئے کافي ہو اور اس سلسلے میں دیني علوم کے طلاب(خدا تعالي ان کا حامي ہو) کیلئے کافي ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالي انکي حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے:

مسئلہ 28: عورت کیلئے بھي رجوع الي الکفایۃ شرط ہے بنابراین اگر اس کا شوہر ہو اور یہ

اسکي زندگي ميں حج کي استطاعت رکھتي ہو تو اس کيلئے "رجوع الي الكفاية" وہ نفقہ ہے جسکي وہ اپنے شوہر کے ذمے ميں مالک ہے ليکن اگر اس کا شوہر نہيں ہے تو حج کيلئے اسکے مستطيع ہونے کيلئے مخارج حج کےساتھ ساتھ شرط ہے کہ اسکے پاس ايسا ذريعہ آمدني ہو جواسکي حيثيت کے مطابق اسکي زندگي کيلئے کافي ہو ورنہ يہ حج کيلئے مستطيع نہيں ہوگي .

مسئلہ 29: جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو ليکن کوئي اور شخص اسے دے اور اسے يوں کہے تو "حج بجالا اور تيرا اور تيرے اہل و عيال کا خرچہ مير ے ذمے ہے "تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا واجب ہے اور اس حج کو حج بذلي کہتے ہيں اور اس ميں " رجوع الي الكفايہ " شرط نہيں ہے نيز خود زاد و راحلہ کا دينا ضروري نہيں ہے بلکہ قيمت کا دينا بھي کافي ہے .

ليکن اگراسے حج کيلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے مال ہبہ کرے تو اگر وہ ہبہ کو قبول کرلے تو اس پر حج واجب ہے ليکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہيں ہے پس اس کيلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطيع نہ بنائے۔

مسئلہ 30: حج بذلي ، حجة الاسلام سے کافي ہے اور اگر اسکے بعد مستطيع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب نہيں ہے۔

مسئلہ 31: جس شخص کو کسي ادارے يا شخص کي طرف سے حج پر جانے کي دعوت دي جاتي ہے تو اگر اس دعوت کے مقابلے ميں اس پرکسي کام کو انجام دينے کي شرط لگائي جائے تو اسکے حج پر حج بذلي کا عنوان صدق نہيں کرتا۔

مالي استطاعت کے عمومي مسائل

مسئلہ 32: جس وقت حج پر جانے کيلئے مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے اسکے آنے کے بعد مستطيع کيلئے اپنےآپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہيں ہے بلکہ احوط وجوبي يہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھي اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے .

مسئلہ 33: مالي استطاعت ميں شرط نہيں ہے کہ وہ مکلف کے شہر ميں حاصل ہو بلکہ اس کا ميقات ميں حاصل ہو جانا کافي ہے پس جو شخص ميقات تک پہنچ کر مستطيع ہو جائے اس پرحج واجب ہے اور يہ حجة الاسلام سے کافي ہے۔

مسئلہ 34: مالي استطاعت اس شخص کيلئے بھي شرط ہے جو ميقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص ميقات تک پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جيسے قافلوں ميں کام کرنے والے و غيرہ تو اگر ان ميں استطاعت کي ديگر شرائط بھي ہوں جيسے اہل و عيال کا نفقہ ، ضروريات زندگي اور اسکي حيثيت کے مطابق جن چيزوں کي اسے اپني زندگي ميں احتياج ہوتي ہے اور "رجوع الي الكفاية" تو اس پر حج واجب ہے اور يہ حجة الاسلام سے کافي ہے ورنہ اس کا حج مستحبي ہو گا اور اگر بعد ميں استطاعت حاصل ہوجائے تو اس پر حجة الاسلام واجب ہو گا .

مسئلہ 35: اگرکسي شخص کو حج کے راستے ميں خدمت کيلئے اتني اجرت کے ساتھ اجير بنايا جائے کہ جس سے وہ مستطيع ہو جائے تو اجارے کو قبول کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ يہ اس صورت ميں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصاوم نہ ہو جو اسکي ڈيوٹي ہے ورنہ يہ اسکے ساتھ مستطيع نہيں ہوگا جيسا کہ عدم تصادم کي صورت ميں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہيں ہے ۔

مسئلہ 36: جو شخص مالي استطاعت نہ رکھتا ہو اور نيابتي حج کيلئے اجير بنے پھر اجارے کے بعد مالِ اجارہ کے علاوہ کسي اور مال کے ساتھ مستطيع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجة الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسي سال کيلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے ۔

مسئلہ 37: اگر مستطيع شخص غفلت کي وجہ سے يا جان بوجھ کر مستحب حج کي نيت کرلے اگر چہ اعمال حج کي تمرين کے قصد سے تا کہ آئندہ سال اسے بہتر طريقے سے انجام دے سکے يا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غير مستطيع سمجھتا ہے پھر اس کيلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطيع تھا تو اسکے اس حج کے حجة الاسلام سے کافي ہونے ميں اشکال ہے پس احوط کي بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔ مگر يہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کي اطاعت کا قصدکيا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استحبابي ہے تو پھر اس کا حج حجة الاسلام سے کافي ہے۔

جسماني استطاعت

اس سے مراد يہ ہے کہ جسماني لحاظ سے حج کو انجام دينے کي قدرت رکھتا ہو پس اس مريض اور بوڑھے پر حج واجب نہيں ہے جو حج پر جانہيں سکتے يا جن کيلئے جانے ميں حرج اورمشقت ہے ۔

مسئلہ 38: جسماني استطاعت کا باقي رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درميان ميں احرام سے پہلے بيمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال ميں ہو اور بيماري اس سے سفر کو جاري رکھنے کي قدرت کو سلب کرلے تو اس سے منکشف ہو گا کہ اس ميں جسماني استطاعت نہيں تھي اور ايسے شخص پر حج کيلئے کسي کو نائب بنانا واجب نہيں ہے ليکن اگر يہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بيماري کي وجہ سے سفر کو جاري رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں ميں بھي اسے بغير مشقت کے حج پر قادر ہونے کي اميد نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسي اور کو نائب بنائے اور اگر اسے اميد ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہيں ہوگا:اور اگر احرام کے بعد بيمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہيں

سربي استطاعت

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور باامن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلئے میقات یا اعمال حج کي تکمیل تک پہنچنا ممکن نہ ہو اسي طرح اس شخص پر بھي حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ کھلا لیکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے میں اسے اپني جان ، بدن ، عزت یا مال کا خطرہ ہو :

مسئلہ 39: جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پرجانے کیلئے تیارہوجائے جیسا کہ حج کیلئے اپنا نام لکھو ادے لیکن چونکہ اسکے نام قرعہ نہیں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جا سکا تو یہ شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دینے پر موقوف ہو تو احوط ِوجوبي یہ ہے کہ اس کام کو انجام دے ۔

زماني استطاعت

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کو درک کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہیں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درک نہ کر سکتا ہو یا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درک کر سکتا ہو ۔

نیابتي حج

نائب و منوب عنہ کي شرائط کو بیان کرنے سے پہلے حج کي وصیت اور اس کیلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہیں ۔

مسئلہ 40: جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھا پے یا بیماري کي وجہ سے حج پر جانے سے عاجز ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر و حرج ہو اور بغیر حرج کے قادر ہونے سے مایوس ہو حتي کہ آئندہ سالوں میں بھي تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہوا تواس پر نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 41: نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو انجام دینے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ حج بجا لانا واجب نہیں ہے اگر چہ نائب کے انجام دینے کے بعد اس کا عذر ختم بھي ہو جائے ۔ ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران میناس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسي حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافي نہیں ہے۔

مسئلہ 42: جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعدفوت ہو تو یہ حجۃ الاسلام سے کافي ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کیلئے یہ کافي نہیں ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل

ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبي كي بناپريہ كافي نہيں ہے۔

مسئلہ 43: جو شخص فوت ہو جائے اور اسكے ذمے ميں حج مستقر ہو چكا ہو تو اگر اس كا اتنا تركہ ہو جو حج كيلئے كافي ہو اگر چہ ميقات سے ، تو اس كي طرف سے اصل تركہ سے حج كيلئے نائب بنانا واجب ہے مگر يہ كہ اس نے تركہ كے تيسرے حصے سے مخارج حج نكالنے كي وصيت كي ہو تو يہ اسي تيسرے حصے سے نكالے جائيں گے اور يہ مستحب وصيت پر مقدم ہوں گے اور اگر يہ تيسرا حصہ كافي نہ ہو تو باقي كو اصل تركہ سے ليا جائيگا۔

مسئلہ 44: جن موارد ميں نائب بنانا مشروع ہے ان ميں يہ كام فوراً واجب ہے چاہے يہ نيابت زندہ كي طرف سے ہو يا مردہ كي طرف سے .

مسئلہ 45: زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہيں ہے بلكہ ميقات سے نائب بنا دينا كافي ہے اگر ميقات سے نائب بنانا ممكن ہو ورنہ اپنے وطن يا كسي دوسرے شہر سے اپنے حج كيلئے نائب بنائے اسي طرح وہ ميت كہ جسكے ذمے ميں حج مستقر ہو چكا ہے تو اسكي طرف سے ميقات سے حج كافي ہے اور اگر نائب بنانا ممكن نہ ہو مگر ميت كے وطن سے يا كسي دوسرے شہر سے تو يہ واجب ہے اور حج كے مخارج اصل تركہ سے نكالے جائيں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج كرانے كي وصيت كي ہو تو وصيت كو نافذ كرنا واجب ہے اور ميقات كي اجرت سے زائد كو تركہ كے تيسرے حصے سے نكالا جائيگا .

مسئلہ 46: اگر وصيت كرے كہ اسكي طرف سے استحباباً حج انجام ديا جائے تو اسكے اخراجات تركہ كے تيسرے حصے سے نكالے جائيں گے .

مسئلہ 47: جب ورثاءيا وصي كو ميت پر حج كے مستقر ہونے كا علم ہو جائے اور اسكے ادا كرنے ميں شک ہو تو ميت كي طرف سے نائب بنانا واجب ہے ليكن اگر استقرار كا علم نہ ہو اور اس نے اسكي وصيت بھي نہ كي ہو تو ان پر كوئي شے واجب نہيں ہے :

نائب كے شرائط

1: بلوغ ، احوط كي بناپر ،پس نابالغ كا حج اپنے غير كي طرف سے حجة الاسلام كے طور پر كافي نہيں ہے بلكہ كسي بھي واجب حج كے طور پر .

2: عقل ، پس مجنون كا حج كافي نہيں ہے چاہے وہ دائمي ہو يا اسے جنون كے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون كے دورے كي حالت ميں حج انجام دے .

3: ايمان ، احوط كي بناپر ،پس مؤمن كي طرف سے غير مؤمن كا حج كافي نہيں ہے۔

4: اس كا حج كے اعمال اور احكام سے اس طرح واقف ہونا كہ اعمال حج كو صحيح طور پر انجام دينے پر قادر ہو اگر چہ اس طرح كہ ہر عمل كے وقت معلم كي راہنمائي كے ساتھ اسے انجام دے۔

5: اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیابتي حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے۔
6: حج کے بعض اعمال کے ترک کرنے میں معذور نہ ہو ۔ اس شرط اور اس پر مترتب ہونے والے احکام کي وضاحت اعمالِ حج میں آجائیگي۔

مسئلہ 48: نائب بنانے کے کافي ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کي طرف سے حج کے بجا لانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس میں اصالۃ الصحۃ کافي ہے (یعني اس کا عمل صحیح ہے)۔

منوب عنہ کي شرائط

منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں۔

اول: اسلام ، پس کافر کي طرف سے حج کافي نہیں ہے ۔
دوم: یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماري یا بڑھاپے کي وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھي بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کي امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر نیابت واجب حج میں ہو۔ لیکن مستحب حج میں غیر کي طرف سے نائب بننا مطلقا صحیح ہے ۔

چند مسائل:

مسئلہ 49: نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کي طرف سے نائب بن سکتي ہے اور مرد عورت کي طرف سے نائب بن سکتا ہے ۔

مسئلہ 50 : صرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) صرورہ اور غیر صرورہ کي طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یاعورت ۔

مسئلہ 51: منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل۔

مسئلہ 52: نیابتي حج کي صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگر چہ اجمالي طور پر لیکن نا م کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ 53: اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کافریضہ حج افراد کي طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کر نا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافي ہے اور اجرت کا بھي مستحق ہو گا ۔

مسئلہ 54: اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوري اجرت کا مستحق ہو گا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بري کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہي ہوتا ہے ۔

مسئلہ 55: اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 56: نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافي نہ ہونے کا حکم لگایا جائے : نائب بنانے والے کو اجرت واپس کردے البتہ اگر اجارہ اسي سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کي طرف سے حج بجالائے

-

مسئلہ 57: جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعي میں خود چلنے کي قدرت نہ رکھتا ہو یا رمي جمرات پر قادر نہ ہو ، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو ، پس اگر عذر اس نقص تک نہ پہنچائے جیسے صرف بعض تروک احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکي نیابت صحیح ہے :

مسئلہ 58: اگر نیابتي حج کے دوران میں عذر کا طاري ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط وجوبي یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کي طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں۔

مسئلہ 59: جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاري وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کار وانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہي مشعر سے مني۔ کي طرف نکل جاتے ہیں پس اگر ایسے لوگوں کو نیابتي حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیار ي وقوف کو درک کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے :

مسئلہ 60: معذور نائب کے حج کے کافي نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کوانجام دے رہا ہو اور کافي نہ ہونے میں کوئي فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسي طرح ہے اگر ان میں سے کوئي ایک اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراري پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 61: نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یاا جتہاد کے لحاظ سے اپنے فریضے پر عمل کرے

-

مسئلہ 62: اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافي ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط

وجوبي کي بناپرکافي نہيں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئي فرق نہيں ہے کہ نائب اجير ہو يا مفت ميں کام انجام دے رہا ہو يا اسکي نيابت حجة الاسلام ميں ہو يا کسي اور حج ميں -

مسئلہ 63: جس شخص نے اپني طرف سے حجة الاسلام انجام نہيں ديا اسکے لئے احوط استحبابي يہ ہے کہ نيابتي حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد جب تک مکہ ميں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر يہ کر سکتا ہو ۔

مسئلہ 64: نيابتي حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کيلئے اپني طرف سے اور غير کي طرف سے طواف کرنا جائز ہے اسي طرح اس کيلئے عمرہ مفردہ بجا لانا بھي جائز ہے۔

مسئلہ 65: جيسا کہ حج کيلئے نائب ميں احوط کي بنا پر ايمان شرط ہے اسي طرح اعمال حج ميں سے ہر اس کام ميں بھي شرط ہے کہ جس ميں نيابت صحيح ہے جيسے طواف ، رمي ،قرباني۔

مسئلہ 66: نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج ميں منوب عنہ کي طرف سے نيابت کا قصد کرے اور اس پر واجب ہے کہ منوب عنہ کي طرف سے طواف النساءکو انجام دے ۔

حج و عمرہ کي اقسام

گز ر چکا ہے کہ حج کي تين اقسام ہيں حج تمتع اور يہ اس شخص کا فريضہ ہے کہ جسکے اہل مکہ سے اڑتاليس ميل تقريبا نوے کيلوميٹر دور ہوں اور حج قِران و اِفراد ،اور يہ دونوں اس شخص کا فريضہ ہيں جسکے اہل مکہ ميں ہوں يا مذکورہ مسافت سے کَم فاصلے پر ہوں۔
حج تمتع ، قران و افراد سے اس بات ميں مختلف ہے کہ يہ ايک عبادت ہے جو عمرہ اور حج سے مرکب ہے اور اس ميں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اور حج کے درميان کچھ مدت کا فاصلہ ہوتا ہے کہ جس ميںانسان عمرہ کے احرام سے باہر آجاتا ہے اور جو کچھ مُحرم کيلئے حرام ہوتا ہے حج کا احرام باندھنے سے پہلے اس کيلئے حلال ہو جاتا ہے اس لئے اسے حج تمتع کا نام دينا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع کي ايک جز ہے اور اس کا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں کو ايک سال ميں انجام دينا ضروري ہے ۔ جبکہ حج افراد اور قران ميں سے ہر ايک ايک عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ايک ، دوسري مستقل عبادت ہے کہ جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہے اسي لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ايک سال ميں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قران دوسرے سال ميں اور عمرہ ، مفردہ ہو يا تمتع اس کے مشترکہ احکام ہيں کہ جنہيں ہم حج و عمرہ تمتع اور حج قران و افراد ،انکے عمرہ اور ان کے درميان فروق کو بيان کرنے سے پہلے ذکر کرتے ہيں۔

چند مسائل:

مسئلہ 67: عمرہ، حج كي طرح كبھي واجب ہوتا ہے اور كبھي مستحب ۔

مسئلہ 68: عمرہ بھي حج كي طرح اصل شريعت ميں اور عمر بھر ميں ايک دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے كہ جس ميں حج والي استطاعت ہو اور يہ بھي حج كي طرح فوراً واجب ہوتا ہے ۔ اور اس كے وجوب ميں حج كي استطاعت شرط نہيں ہے بلكہ صرف عمرے كي استطاعت كافي ہے اگر چہ حج كيلئے استطاعت نہ بھي ہو جيسا كہ اس كا عكس بھي اسي طرح ہے پس جو شخص صرف حج كيلئے استطاعت ركھتاہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ يہ اس شخص كيلئے ہے كہ جس كے اہل مكہ مينہوں يا مكہ سے اڑتاليس ميل سے كم فاصلہ پر ہوں اور رہے وہ لوگ جو مكہ سے دور ہيں كہ جن كا فريضہ حج تمتع ہے توان ميں حج كي استطاعت سے ہٹ كر صرف عمرہ كي استطاعت متصور نہيں ہے اور اسي طرح اس كا عكس كيونكہ حج تمتع ان دونوں سے مركب ہے اور ان دونوں كا ايک ہي سال ميں اكٹھا واقع ہونا ضروري ہے ۔

مسئلہ 69: مكلف كيلئے مكہ مكرمہ ميں بغير احرام كے داخل ہونا جائز نہيں ہے پس جو شخص حج كے مہينوں كے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ كا احرام باندھنا واجب ہے اور اس حكم سے دو مورد مستثني ہيں۔

الف : جس كا كام ايسا ہو كہ اس كا مكہ ميں آنا جانا زيادہ ہے ۔

ب : جو شخص حج تمتع ياعمرہ مفردہ كے اعمال مكمل كرنے كے بعد مكہ سے خارج ہوجائے تو اس كيلئے سابقہ عمرہ كے اعمال بجالانے سے ايک ماہ تک بغير احرام كے مكہ ميں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے ۔

مسئلہ 70: حج كي طرح عمرہ كو بھي مكرر كرنا مستحب ہے اور دو عمروں كے درميان كوئي معين فاصلہ كرنا شرط نہيں ہے اگر چہ احوط يہ ہے كہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان كے درميان ايک ماہ كا فاصلہ كرے اور اگر دو شخصوں كي طرف سے ہوں يا ايک اپني طرف سے اور دوسرا كسي اور كي طرف سے ہو تو مذكورہ فاصلہ معتبر نہيں ہے بنابراين اگر دوسرا عمرہ نيابت كے ساتھ ہو تو نائب كيلئے اس پر اجرت لينا جائز ہے اور يہ منوب عنہ كے واجب عمرہ مفردہ سے كافي ہے اگر اس پر واجب ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع كي صورت

حج تمتع دو كاموں سے مركب ہے ايک عمرہ اور يہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور دوسرا حج اور ہر ايک كے مخصوص اعمال ہيں۔

عمرہ تمتع كے اعمال مندرجہ ذيل ہيں:

1: كسي ميقات سے احرام باندھنا۔

2: طواف كعبہ۔

3: نماز طواف۔
4: صفا و مره کے درميان سعي۔
5: تقصير۔

حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذيل ہيں:
1: مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا۔
2: نو ذي الحج کے ظہر سے غروب تک عرفات ميں وقوف کرنا۔
3 : دس ذي الحج کي رات سورج کے طلوع ہونے تک مشعر الحرام۔ ميں وقوف کرنا۔
4: عيد والے دن (دس ذي الحج) جمرة عقبہ کو کنکرياں مارنا۔
5: قرباني۔
6: حلق يا تقصير۔
7: گيارہويں کي رات مني: ميں گزارنا۔
8:گيارہويں کے دن تينوں جمرات کو کنکرياں مارنا۔
9: باره ذي الحج کي رات مني: ميں گزارنا۔
10: بارہويں کے دن تينوں جمرات کو کنکرياں مارنا۔
11: طواف حج۔
12: نماز طواف۔
13: سعي۔
14: طواف النساء ۔
15: نماز طواف۔

حج قران

صورت کے لحاظ سے حج قران حج افراد کي طرح ہے مگر حج قران ميں واجب ہے کہ احرام کے وقت قرباني اپنے ہمراه رکھے پس اس لئے اس پر اپني قرباني کو ذبح کرنا واجب ہے۔ جيسے کہ حج قران ميں احرام تلبيہ کے ساتھ بھي ہو جاتا ہے اور اشعار يا تقليد کے ساتھ بھي جبکہ حج افراد ميں احرام فقط تلبيہ کے ساتھ ہو سکتا ہے ۔

حج تمتع کے عمومي احکام

حج تمتع ميں چند چيزيں شرط ہيں:
پہلي شرط: نيت اور وه يہ ہے کہ عمره کے احرام کے شروع سے ہي حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحيح نہيں ہے ۔

دوسري شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں میں ہوں۔
تیسري شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایک سال میں ہوں۔
چوتھي شرط: یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایک شخص اور ایک شخص کي طرف سے انجام دے پس اگر ایک میت کي طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو اجیر بنایا جائے ایک کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافي نہیں ہے۔
مسئلہ 75: جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیا ر ي صورت میںافراد یا قران کي طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ 76: جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درک نہیں کر سکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کي طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے ۔
مسئلہ 77: جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتي ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کي حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاک ہو جائیگي کہ جس میں غسل ، طواف ، نماز طواف ، سعي اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درک کرنے کي وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاک ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درک کرنے کي وسعت رکھتا ہو تو ٹھیک ورنہ اپنے عمرہ کو حج افراد کي طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہي اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاک ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاک نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درک کرسکے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کي طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے اور یہي اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے یا یہ کہ مني سے پلٹنے تک طواف اور نماز طواف کو بجا نہ لائے اور سعي و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درک کرے اور مني کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طوافِ عمرہ اور اسکي نماز کي قضا کرے طواف حج ، اسکي نماز اور سعي کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد :اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے اوراس پر کوئي اور شے واجب نہیں ہے ۔

پہلي فصل: مواقیت

اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذو الحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل

مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں:
مسئلہ78: احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کي خاطر مثلا اگر بیماري ، کمزوري و غیرہ جیسا کوئي عذر ہو ۔
مسئلہ 79: مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافي نہیں ہے ہاں ان تمام جگہوں سے کافي ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتي کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے ۔
مسئلہ 80: عذر رکھنے والي عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کي حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگر چہ بھیڑو غیرہ کي وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تک مؤخر نہ کر سکتي ہو تو اس کیلئے ضروري ہے کہ وہ جحفہ یااسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے : البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسي بھي معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھي جائز ہے۔
مسئلہ81: اگر شوہر بیوي کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوي کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کي نذر کا صحیح ہونا شوہر کي اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط وجوبي یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکي نذر منعقد نہیں ہوگي ۔
دوم: وادي عقیق : یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں "مسلخ" اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے "غمرہ" اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے "ذات عرق" اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافي ہے ۔
سوم: جحفہ : اور یہ اہل شام ، مصر ، شمالي افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں : اور اس میں موجود مسجد و غیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافي ہے۔
چہارم: یلملم : اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافي ہے ۔
پنجم: قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد و غیر مسجد سے احرام باندھنا کافي ہے ۔
مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام ۔
جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسي سے نہ گزرے اور ایسي جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسي کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسي جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پاجائے۔
مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروري ہے۔

حج تمتع و قران و افراد کے مواقیت مندرجہ ذیل ہیں:
اول: مکہ معظمہ اور یہ حج تمتع کامیقات ہے ۔
دوم: مکلف کي رہائش گا ہ ۔اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکي رہائش گاہ میقات اور مکہ کے درمیان ہے بلکہ یہ اہل مکہ کا بھي میقات ہے اور ان پر واجب نہیں ہے کہ مذکورہ مواقیت میں سے کسي ایک پر آئیں۔

چند مسائل:

مسئلہ 82: اگر ان مواقیت اور انکي بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعیہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہیں یعني دو عادل گواہ اسکي گواہي دے دیں یا اس شیاع کے ساتھ بھي ثابت ہو جاتے ہیں جو موجب اطمینان ہو اور جستجو کرکے علم حاصل کرنا واجب نہیں ہے اور اگر نہ علم ہو نہ گواہ اور نہ شیاع تو ان مقامات کوجاننے والے شخص کي بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافي ہے :
مسئلہ 83: میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسي معین جگہ سے احرام باندھنے کي نذر کرلے جیسے کہ مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کي نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے ۔
مسئلہ 84: اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لا علمي کي وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کیلئے میقات کي طرف پلٹے ۔
مسئلہ 85: اگر غفلت ، نسیان یا مسئلہ کا علم نہ ہونے کي وجہ سے میقات سے آگے گزر جائے اور وقت کي تنگي یا کسي اور عذر کي وجہ سے میقات تک پلٹ بھي نہ سکتا ہو لیکن ابھي تک حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احوط وجوبي یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کي سمت کي طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تواگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر یہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہرنکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے ۔
مسئلہ 86: اپنے اختیار کے ساتھ احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ ۔
مسئلہ 87: جس شخص کو مذکورہ مواقیت میں سے کسي ایک سے احرام باندھنے سے منع کردیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔
مسئلہ 88: جدہ مواقیت میں سے نہیں ہے اور نہ یہ مواقیت کے بالمقابل ہے لذا اختیار ي صورت میں جدہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے بلکہ احرام باندھنے کیلئے کسي میقات کي طرف جانا ضروري ہے مگر یہ کہ اس پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر جدہ سے نذر کرکے احرام باندھے۔
مسئلہ 89: اگر میقات سے آگے گزر جانے کے بعد مُحرم متوجہ ہو کہ اس نے صحیح احرام

نہيں باندھا پس اگر ميقات تک پلٹ سکتا ہو تو يہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سکتا ہو مگر مکہ مکرمہ کے راستے سے تو " ادني الحل" سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ ميں داخل ہو اور اعمال بجا لانے کے بعد عمرہ تمتع کے احرام کيلئے ، کسي ميقات پر جائے۔

مسئلہ 90: ظاہر يہ ہے کہ اگر حج کے فوت نہ ہونے کا اطمينان ہو تو عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد اور حج بجا لانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے نکلنا جائز ہے اگر چہ احوط استحبابي يہ ہے کہ ضرورت و حاجت کے بغير نہ نکلے جيسے کہ اس صورت ميں احوط يہ ہے کہ نکلنے سے پہلے مکہ ميں حج کا احرام باندھ لے مگر يہ کہ اس کام ميں اس کيلئے حرج ہو تو پھر اپني احتياج کيلئے بغير احرام کے باہر جا سکتا ہے اور جو شخص اس احتياط پر عمل کرنا چاہے اور ايک يا چند مرتبہ مکہ سے نکلنے پر مجبور ہو جيسے کاروانوں کے خدام وغيرہ تو وہ مکہ مکرمہ ميں داخل ہونے کيلئے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ ليں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک مؤخر کرديں کہ جس ميں اعمال حج سے پہلے عمرہ تمتع کو انجام دينا ممکن ہو پھر ميقات سے عمرہ تمتع کيلئے احرام باندھيں پس جب عمرہ سے فارغ ہو جائيں تو مکہ سے حج کيلئے احرام باندھيں۔

مسئلہ 91: عمرہ تمتع اور حج کے درميان مکہ سے خارج ہونے کا معيار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ايسي جگہ جاناکہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتي ہے اگر چہ ماضي ميں وہ مکہ سے باہر تھي مکہ سے خارج ہونا شمار نہيں ہو گا ۔

مسئلہ 92: اگر عمرہ تمتع کو انجام دينے کے بعد مکہ سے بغير احرام کے باہر چلا جائے تو اگر اسي مہينے ميں واپس پلٹ آئے کہ جس ميں اس نے عمرہ کو انجام ديا ہے تو بغير احرام کے واپس پلٹے ليکن اگر عمرہ کرنے والے مہينے کے غير ميں پلٹے جيسے کہ ذيقعد ميں عمرہ بجالاکر باہر چلا جائے پھر ذي الحج ميں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے کہ مکہ ميں داخل ہونے کيلئے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے ساتھ متصل عمرہ تمتع ، دوسرا عمرہ ہو گا۔

مسئلہ 93: احوط وجوبي يہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج کے درميان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے ليکن اگر بجا لائے تو اس سے اسکے سابقہ عمرہ کو کوئي نقصان نہيں ہوگا اور اس کے حج ميں بھي کوئي اشکال نہيں ہے ۔

دوسري فصل: احرام

مسئلہ 94: احرام کے مسائل کي چار اقسام ہيں:

1: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں يا احرام کيلئے واجب ہيں۔

2: وہ اعمال جواحرام کي حالت ميں مستحب ہيں۔

3: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں حرام ہيں۔

4: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں مکروہ ہيں۔

1: احرام کے واجبات

اول: نيت

اور اس ميں چند امور معتبر ہيں:

الف: قصد،يعني حج يا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دينے کا قصد کرے۔

مسئلہ 95: قصد ميں اعمال کي تفصيلي صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہيں ہے بلکہ اجمالي صورت کافي ہے پس اس کيلئے جائز ہے کہ اجمالي طور پر واجب اعمال کو انجام دينے کا قصد کرے پھر ان ميں سے ايک ايک کو ترتيب کے ساتھ بجالائے ۔

مسئلہ 96: احرام کي صحت ميں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہيں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھي اسکي صحت کو نقصان نہيں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دينے کا قصد کرنا کہ جن سے حج يا عمرہ باطل ہو جاتا ہے جيسے جماع ۔ بعض موارد ميں ۔ تو وہ اعمال کے انجام دينے کے قصد کے ساتھ جمع نہيں ہو سکتا بلکہ يہ احرام کے قصد کے منافي ہے۔

ب: قربت اور اللہ تعالي کيلئے اخلاص ،کيونکہ عمرہ ، حج اور ان کا ہر ہر عمل عبادت ہے پس ہر ايک کو صحيح طور پر انجام دينے کيلئے "قربةً الي اللہ "کا قصد کرنا ضروري ہے۔

ج: اس بات کي تعيين کہ احرام عمرہ کيلئے ہے يا حج کيلئے اور پھر يہ کہ حج ، حج تمتع ہے يا قران يا افراد اور يہ کہ اس کا اپنا ہے يا کسي اور کي طرف سے اور يہ کہ يہ حجة الاسلام ہے يا نذر کا حج يا مستحبي حج :

مسئلہ 97: اگر مسئلہ سے لاعلمي يا غفلت کي وجہ سے عمرہ کے بدلے ميں حج کي نيت کرلے تو اس کا احرام صحيح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کيلئے احرام باندھتے وقت کہے " حج تمتع کيلئے احرام باندھ رہا ہو ں "قربةً الي اللہ " ليکن اسي عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہيں يہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحيح ہے ۔

مسئلہ 98: نيت ميں زبان سے بولنا يا دل ميں گزارنا شرط نہيں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نيت ہو جاتي ہے۔

مسئلہ 99: نيت کا احرام کے ہمراہ ہونا شرط ہے پس سابقہ نيت کافي نہيں ہے مگر يہ کہ احرام کے وقت تک مستمر رہے۔

دوم : تلبيہ

مسئلہ 100: احرام کي حالت ميں تلبيہ ايسے ہي ہے جيسے نماز ميں تکبيرة الاحرام پس جب حاجي تلبيہ کہہ دے تو مُحرم ہو جائيگا اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع ہو جائيں گے اور يہ تلبيہ در حقيقت خدائے رحيم کي طرف سے مکلفين کو حج کي دعوت ، کا قبول کرنا ہے

اسي لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کي صورت علي الاصح یوں ہے : «لَبَّيْكَ اَللّهُمَّ لَبَّيك، لَبَّيْكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ».
اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استحبابي یہ ہے کہ مذکورہ چا رتلبیوں کے بعدیوں کہے : «إنَّ الْحَمْدَ وْالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ».
اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھي کہے :
«لَبَّيْكَ اللّهُمَّ لَبَّيْك، إنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبِّيْكَ»
اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھي اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں:
«لَبَّيْكَ ذَا الْمَعارِجِ لَبَّيكَ لَبَّيْكَ داعِياً إلى دارِ السَّلاٰمِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ غَفّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ أَهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلاٰلَ وَالإكْرامِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ تُبْدِيءُ وَالْمَعادُ إلَيْكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إلَيكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَمَرْغُوباً إلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ إلهَ الْحَقِّ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ كَشّافَ الْكُرَبِ الْعِظامِ لَبَّيْك، لَبَّيْك عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ يا كَرِيمُ لَبَّيْكَ».
مسئلہ 101: ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکر ار کرنا مستحب ہے۔
مسئلہ 102: تلبیہ کي واجب مقدار کو عربي قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طورپر قادر ہو تے ہوئے اگر چہ سیکھ کر یا کسي دوسرے کے دہروانے سے ۔غلط کافي نہیں ہے پس اگر وقت کي تنگي کي وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسي دوسرے کے دہروانے کے ساتھ بھي صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھي بنائے۔
مسئلہ 103: جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردے جو کہ گزرچکا ہے ۔
مسئلہ 104: جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھي نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہي ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے۔
مسئلہ 105: مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہي : اگر چہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں : تلبیہ کو ترک کردینا واجب ہے علي الاحوط اور اسي طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روک دینا واجب ہے ۔
مسئلہ 106: حج تمتع ، عمرہ تمتع ، حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قران کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھي ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھي اور اشعار صرف قرباني کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھي شامل ہے اور قرباني کے دیگر جانوروں کو بھي ۔
مسئلہ 107: اشعار ہے اونٹ کي کہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے

ساتھ لتھيڑنا تا کہ پتا چلے کہ يہ قرباني ہے اور تقليد يہ ہے کہ قرباني کي گردن ميں دھاگہ يا جوتا لٹکا دياجائے تا کہ پتا چلے کہ يہ قرباني ہے۔

سوم : دو کپڑوں کا پہننا

اور يہ تہبند اور چادر ہيں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہيں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال لے گا :

مسئلہ 108: احوط وجوبي يہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبيہ کي نيت سے پہلے پہن لے ۔

مسئلہ 109: تہبند ميں شرط نہيں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت ميں ہونا کافي ہے۔

مسئلہ 110: تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہيں ہے ليکن اسکے بکسوا (پن) اورسنگ و غيرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئي مانع نہيں ہے اسي طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے : (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسي طرح اسے سوئي اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے ۔

مسئلہ 111: احوط وجوبي يہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربۃًالي اللہ کے قصد سے پہنے ۔

مسئلہ 112: ان دو کپڑوں ميں وہ سب شرائط معتبر ہيں جو نمازي کے لباس ميں معتبر ہيں پس خالص ريشم، حرام گوشت جانور سے بنا يا گيا ، غصبي اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافي نہيں ہے کہ جو نماز ميں معاف نہيں ہے ۔

مسئلہ 113: تہبند ميں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے ليکن چادر ميں يہ شرط نہيں ہے جبتک چادر کے نام سے خارج نہ ہو ۔

مسئلہ 114: دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کيلئے اپنے کپڑوں ميں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں يا نہ ،البتہ نمازي کے لباس کے گذشتہ شرائط کي رعايت کرنے کے ساتھ ۔

مسئلہ 115: شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ريشم کا نہ ہو ۔

مسئلہ 116: دونوں کپڑوں ميں يہ شرط نہيں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں، اور نہ بُنے ہوئے ميں يہ شرط ہے کہ وہ کاٹن يا اُون و غيرہ کا ہو بلکہ چمڑے ، نائلون يا پلاسٹک کے لباس ميں بھي احرام باندھنا کافي ہے البتہ اگر ان پر کپڑا ہونا صادق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسي طرح نمدے و غيرہ ميں احرام باندھنے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے ۔

مسئلہ 117: اگرا حرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کرسِلا ہوا لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحيح ہونا اشکال سے خالي نہيں ہے پس احوط وجوبي يہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نيت کرے اور تلبيہ کہے۔

مسئلہ 118: اگر سردي و غيرہ کي وجہ سے سِلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو قميص و غيرہ جيسے رائج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے ليکن اس کا پہننا جائز نہيں ہے بلکہ

اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپري اور نچلے حصے کو الٹا کرکے اپنے اوپر اوڑھ لے ۔

مسئلہ 119: محرم کیلئے حمام میں جانے ، تبدیل کرنے یا دھونے و غیرہ کیلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے ۔

مسئلہ 120: محرم کیلئے سردي و غیرہ سے بچنے کیلئے دوسے زیادہ کپڑوں کا اوڑھنا جائز ہے پس دو یا زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر یا کمرکے ارد گرد اوڑھ لے ۔

مسئلہ 121: اگر احرام کا لباس نجس ہوجائے تو احوط وجوبي یہ ہے کہ اسے پاک کرے یا تبدیل کرے ۔

مسئلہ 122: احرام کي حالت میں حدث اصغر یا اکبر سے پاک ہونا شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کي حالت میں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہاجاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے تر ک نہ کرے:

احرام کے مستحبات

مسئلہ 123: مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاک ہونا ،اضافي بالوں کا صاف کرنا ،ناخن کاٹنا ۔ نیز مستحب ہے مسواک کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا ، میقات میں یا میقات تک پہنچنے سے پہلے۔ مثلاً مدینہ میں ۔ اور ایک قول کے مطابق احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کیا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسي اور فریضہ نماز یا دورکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئي ہے اور اسکي زیادہ فضیلت ہے اور ذیقعد کي پہلي تاریخ سے اپنے سر اورداڑھي کے بالوں کو بڑھانا بھي مستحب ہے ۔

احرام کے مکروہات

مسئلہ 124: سیاہ ،میلے کچیلے اور دھاري دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفید ہو اور زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اسي طرح احرام سے پہلے مہندي لگانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کي حالت میں بھي باقي رہے: اگر اسے کوئي پکارے تو "لبیک" کے ساتھ جواب دینا مکروہ ہے اور حمام میں داخل ہونا اور بدن کو تھیلي و غیرہ کے ساتھ دھونا بھي مکروہ ہے ۔

احرام کے محرمات

مسئلہ 125: احرام کے شروع سے لے کر جبتک احرام میں ہے محرم کیلئے چند چیزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے : ان چیزوں کو " محرمات احرام " کہا جاتا ہے ۔

مسئلہ 126: محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں :ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں : پہلے ہم انہیں اجمالي طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

1: سِلے ہوئے لباس کا پہننا۔
2: ایسي چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپالے۔
3: مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا۔
4: سر پر سایہ کرنا۔
5: خوشبو کا استعمال کرنا۔
6: آئینے میں دیکھنا۔
7: مہندي کا استعمال کرنا ۔
8: بدن کو تیل لگانا۔
9: بدن کے بالوں کو زائل کرنا۔
10: سرمہ ڈالنا۔
11: ناخن کاٹنا۔
12: انگوٹھي پہننا۔
13: بدن سے خون نکالنا۔
14: فسوق (یعني جھوٹ بولنا ، گالي دینا ، فخر کرنا)۔
15:جدال جیسے "لا واللہ : بلي واللہ" کہنا۔
16: حشراتِ بدن کومارنا۔
17: حرم کے درختوں اور پودوں کواکھیڑنا۔
18: اسلحہ اٹھانا۔
19: خشکي کا شکار کرنا۔
20: جماع کرنا اور شہوت کو بھڑ کانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ ۔ دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا۔
21:نکاح کرنا۔
22:استمنا کرنا۔

مسئلہ 127: ان میں سے بعض محرمات ویسے بھي حرام ہیں اگر چہ محرم نہ ہو لیکن احرام کي حالت میں ان کاگناہ زیادہ ہے:

محرمات احرام کے احکام ۔

1: سِلے ہوئے لباس کا پہننا :

مسئلہ 1281: احرام کي حالت ميں مردپر سِلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس ميں گردن ، ہاتھ یا پاؤں داخل ہو جائيں جيسے قميص، شلوار ، کوٹ ، جيکٹ،نيچے کا لباس ، عبا اور قبا و غيرہ اور اسي طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے۔
مسئلہ 129: سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے ميں فرق نہيں ہے کہ وہ لباس سِلا ہواہو يابُنا ہوا يا انکي مثل ۔
مسئلہ 130: کمربند ،و ہ تھيلي کہ جس ميں پيسے رکھے جاتے ہيں اور گھڑي کے پٹے و غيرہ کے پہننے مينکوئي اشکال نہيں ہے کہ جنہيں لباس شمار نہيں کياجاتا اگر چہ يہ سِلے ہوئے ہوں:
مسئلہ 131: سِلے ہوئے بستر يا اس لباس پر بيٹھنے اور سونے سے کوئي مانع نہيں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جيسے کہ انکا بستر بنانے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے:
مسئلہ132: لحاف اور استرو غيرہ کوشانے پر رکھنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اگر چہ اس کے اطراف سلے ہوئے ہوں جيسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سلے ہوئے ہونے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے ۔
مسئلہ 133: اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ايک بکرے کا کفارہ دينا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعد د کپڑے پہنے جيسے پينٹ اور کوٹ پہنے يا قميص اور اندروني لباس پہنے تو اس پر ہر ايک کيلئے الگ کفارہ ہو گا ۔
مسئلہ 134: اگر سردي و غيرہ کي وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہوجائے کہ جنہيں پہننا حرام ہے تو گناہ نہيں ہے ليکن احوط يہ ہے کہ ايک بکرا کفارے ميں دے ۔
مسئلہ 135: عورتوں کيلئے ہر قسم کاسِلا ہوالباس پہننا جائز ہے اور اس ميں کفارہ نہيں ہے بانان کيلئے دستانے پہننا جائز نہيں ہے:

2: اس چيز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے۔

مسئلہ 136: مرد پر احرام کي حالت ميں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط وجوبي ہر اس چيز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جيسے جو تا اور موزہ و غيرہ ۔
مسئلہ 137: اس چوڑي پٹي والے جوتے کے پہننے ميں کوئي اشکال نہيں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہيں ڈھانپتا ۔
مسئلہ138: بيٹھنے يا سونے کي حالت ميں پاؤنپر لحاف و غيرہ کے رکھنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اسي طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھي اشکال نہيں ہے ۔
مسئلہ139: اگر محرم ايسے جوتے و غيرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ ليتا ہے تو اس کيلئے يہ جائز ہے ليکن اس حالت ميں احوط وجوبي يہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چيردے۔
مسئلہ 140: اگر گذشتہ مسئلہ ميں مذکور موزہ اور جوراب و غيرہ پہنے تو کفارہ نہيں ہے

اگر چہ جوراب کے سلسلے میں احوط استحبابي ایک بکرے کا کفارہ دیناہے ۔

مسئلہ 141:مذکورہ حکم (موزے اور جوراب و غیرہ کے پہننے کي حرمت) مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھي احوط استحبابي اسکي رعایت کرنا ہے ۔

3: مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا نپنا.

مسئلہ 142: مرد کیلئے ٹوپي ، عمامے ، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 143: احوط وجوبي یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئي ایسي چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندي ،صابون کي جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا و غیرہ :

مسئلہ 144: کان ،سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلئے احرام کي حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 145: سرکے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ایک چھوٹي سي ٹوپي اپنے سرکے درمیان میں رکھے ورنہ کوئي اشکال نہیں ہے جیسے قرآن و غیرہ کو اپنے سرکے اوپر رکھے یا اپنے سرکے بعض حصے کو بالتدریج تو لیے کے ساتھ خشک کرے اگر چہ احوط اس سے بھي اجتناب کرنا ہے ۔

مسئلہ 146: مُحرم کیلئے اپنے سر کو پاني میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ 147: احوط وجوبي کي بناپر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکري ہے ۔

مسئلہ 148: اگر غفلت، بھول کر یا لا علمي کي وجہ سے سر کو ڈھانپے تو کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ 149: عورتوں کیلئے احرام کي حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتي ہیں : اس بناپر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپناصدق کرے جیسے پردے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناک ، منہ اور ٹھوڑي سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کي طرح ہے پس یہ بھي جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 150: احرام کي حالت میں عورتوں کیلئے ماسک کا استعمال جائز ہے :

مسئلہ 151: چہرے کے اوپر ، نیچے یا دونوں اطراف کو اتني مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کوڈھانپنے کیلئے کرتي ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں :

مسئلہ 152: چہرے کو پنکھے و غیرہ (جیسے رسالہ ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 153: محرم عورت کیلے اپني چادر کو اپنے چہرے پر اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناک کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تک اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکي پیشاني کو ڈھانپ لے لیکن احوط اس سے اجتناب کرنا ہے اگر اجنبي کے دیکھنے کي جگہ میں نہ ہو ۔

مسئلہ 154: سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ پردے کو اس طرح نہ چھوڑدے کہ وہ اسکے چہرے کو چھورہا ہو ۔

مسئلہ 155: چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہوتا اگر چہ یہ احوط ہے۔

4: مردوں کیلئے سایہ کرنا:

مسئلہ 156: مرد کیلئے احرام کي حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے (جیسے میقات اور مکہ کے درمیان چلنا اور مکہ و عرفات کے درمیان چلنا و غیرہ) سایہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورینٹ میں داخل ہوجائے تو سایہ کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے پس سفر کے دوران چھت والي گاڑي میں سوار ہونا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 157: احوط و جوبي یہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو بجالانے سے پہلے متحرک سائے سے اجتناب کرے جیسے چھت والي گاڑي میں سوار ہونا یا چھتري کا استعمال کرنا اور اسي طرح حج کا احرام باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ کي طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر کرے اور مزدلفہ سے مني کي طرف جاتے ہوئے اور اسي طرح عرفات اور مني کے اندر چلتے ہوئے ۔

مسئلہ 158: سابقہ دومسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنابراین رات کے وقت چھت والي گاڑي میں سوار ہونے سے کوئي مانع نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ سایہ سے استفادہ نہ کرے۔

مسئلہ 159: باراني اور ٹھنڈي راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والي گاڑي و غیرہ میں سوار ہوکر اپنے اوپرسایہ نہ کرے۔

مسئلہ 160: دیوار، درخت اور ان جیسے سایہ سے استفادہ کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے حتي کہ دن کے دوران بھي اسي طرح ثابت سایہ جیسے سرنگ اور پُل کے نیچے سے عبور کرنا :

مسئلہ 161: محرم پر سایہ سےاستفادہ کرنے کي حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے یہ ہر صورت میں جائزہے ۔

مسئلہ 162: سایہ کرنے کا کفارہ ایک بکري ہے ۔

مسئلہ 163: اگر بیماري یا کسي اور عذر کي وجہ سے سایہ کرنے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایک بکري کفارہ میں دینا واجب ہے ۔

مسئلہ 164: احرام مينسايہ کرنے کا کفار ہ ايک مرتبہ واجب ہے اگر چہ باربار سايہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ ميں ايک سے زيادہ مرتبہ سايہ کرے تو اس پر ايک سے زيادہ کفارہ واجب نہيں ہے اور اسي طرح حج کے احرام ميں۔

5: خوشبو کا استعمال:

مسئلہ 165: احرام کي حالت ميں ہر قسم کي خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جيسے کستوري،اگر کي لکڑي، گلاب کا پاني اور رائج خوشبو ئيں۔

مسئلہ 166: اس لباس کا پہننا جائز نہيں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کيا گيا ہے جب اس سے عطر کي خوشبو اٹھ رہي ہو ۔

مسئلہ 167: احوط کي بناپر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہيں ہے اور اسي طرح خوشبو دار شيمپو۔

مسئلہ 168: احوط وجوبي خوشبودار چيز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگر چہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جيسے گلاب کے پھول يا خوشبودار سبزيوں اور پھلوں کو سونگھنا:

مسئلہ 169: محرم کيلئے ايسا کھانا کھانا جائز نہيں ہے کہ جس ميں زعفران ڈالا گيا ہو ۔

مسئلہ 170: سيب اور مالٹے جيسے خوشبودار پھلوں کے کھانے ميں کوئي اشکال نہيں ہے ليکن احوط وجوبي يہ ہے کہ انہيں سونگھے نہ۔

مسئلہ 171: اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ کفارے ميں ايک بکري دے اگر چہ وہ کھانے ميں ہو جيسے زعفران ياکھانے ميں نہ ہو۔

مسئلہ 172: محرم کيلئے بدبو سے اپنے ناک کو روکنا جائز نہيں ہے ہاں بدبو والي جگہ سے نکل جانے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اور اسي طرح اس سے عبور کرنا ۔

6: آئينے ميں ديکھنا:

مسئلہ 173: احرام کي حالت ميں زينت کي غرض سے آئينے ميں ديکھنا حرام ہے ليکن اگر کسي اور غرض سے ديکھے جيسے گاڑي کا ڈرائيور گاڑي چلاتے وقت اسکے آئينے ميں ديکھتا ہے تو کوئي اشکال نہيں ہے۔

مسئلہ 174: صاف و شفاف پاني يا ديگران صيقل کي ہوئي چيزوں ميں ديکھنا کہ جن ميں شے کي تصوير نظر آتي ہے آئينے ميں ديکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زينت کي غرض سے ہو تو جائز نہيں ہے۔

مسئلہ 175: اگر ايسے کمرے ميں رہتا ہو کہ جس ميں آئينہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکي آنکھ آئينے پر پڑجائيگي تو آئينے کو اپني جگہ برقرار رکھنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے ليکن بہتر يہ ہے کہ آئينے کو کمرے سے نکال دے يا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ176: عينک پہننے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اگر يہ زينت کيلئے نہ ہو۔

مسئلہ 177: احرام کي حالت ميں تصوير اتارنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے۔

مسئلہ 178: آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط وجوبي یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے۔

:7 انگوٹھي پہننا:

مسئلہ 179: احوط وجوبي یہ ہے کہ محرم انگوٹھي کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے۔

مسئلہ 180: اگر انگوٹھي زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے انگوٹھي پہنے یا کسي دوسري غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے :۔

مسئلہ 181: احرام کي حالت میں انگوٹھي پہننے کا کفارہ نہیں ہے ۔

:8 مہندي اور رنگ کا استعمال کرنا ۔

مسئلہ 182: احوط وجوبي یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندي کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے ۔

مسئلہ 183: اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں ، پیروں اور ناخنوں پر مہندي لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقي رہے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 184: مہندي اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے ۔

:9 بدن پر تیل لگانا:

مسئلہ 185: محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتي کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ ۔

مسئلہ 186: اگر خوشبودارتیل کي خوشبو احرام کے وقت تک باقي رہے تو احرام سے پہلے بھي ایسا تیل لگانا حرام ہے ۔

مسئلہ 187: تیل(گھي) کے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو ۔

مسئلہ 188: اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کي غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 189: خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احوط کي بناپر ایک بکري ہے اور اگر خوشبو والا نہ ہو تو ایک فقیر کوکھانا کھلانا اگر چہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے ۔

10: بدن کے بالوں کو زائل کرنا:

مسئلہ 190: محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے حتي کہ ایک بال بھي ، اسي طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نو چ کر نیز کوئي فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسي اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے۔

مسئلہ 191: وضو، غسل یا تیمم کي حالت میں بالوں کے گرنے کي وجہ سے اس پر کوئي شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو ۔

مسئلہ 192: اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب اسکي اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 193: اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر مونڈے تو اس پر ایک بکري کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت ، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمي کي وجہ سے ہو تو کوئي کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ 194: اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکري ہے ۔

مسئلہ 195: اگر محرم قینچي یامشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو احوط وجوبي ایک بکري کا کفارہ دینا ہے ۔

مسئلہ 196: اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال گرجائیں تو احوط استحبابي یہ ہے کہ مٹھي بھر گندم ، آٹا اور ان جیسي کسي چیز کا فقیر کو صدقہ دے ۔

11: سرمہ ڈالنا:

مسئلہ 197: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے اسي طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA)لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے کرتي ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے۔

12: ناخن تراشنا:

مسئلہ 198: محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے ، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچي کے ساتھ ہو یا چھري کے ساتھ یاکسي اور ذریعے سے ۔

مسئلہ 199: اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہوجائے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقي حصہ تکلیف کا باعث ہو ۔

مسئلہ 200: کسي دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 201: احرام کي حالت میںناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔

: اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا
-
: اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکري کفارہ دینا ہوگي :
: اگر ایک ہي نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک بکري کفارہ میں دینا ہوگي اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور پاؤں کے دوسري نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہوں گي .

13: بدن سے خون نکالنا:

مسئلہ 202: احوط وجوبي یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے .

مسئلہ 203: احرام کي حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئي مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکي وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہوتو احوط وجوبي یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں۔

مسئلہ 204: احوط وجوبي یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کي صورت میں۔

مسئلہ 205: بدن سے خون نکالنے کي صورت مینکفارہ نہیں ہے اگر چہ ایک بکري کفارے میندینا مستحب ہے۔

14: فسوق:

مسئلہ 206: فسوق کا معني: ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنااس بناپر پس احرام کي حالت میں جھوٹ بولنے اور گالي دینے کي حرمت غیر احرام کي حالت سے زیادہ ہے .

لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کي حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے .

مسئلہ 207: فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب ہے .

15: جدال:

مسئلہ 208: دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ " اللہ " کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے ہوئے " لا واللہ " یا " بلي واللہ " کہنا:

مسئلہ 209: احوط وجوبي یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ " اللہ" کاترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسي میں لفظ " خدا" ہے اور اسي طرح احوط وجوبي یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالي: کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے " رحمن، رحیم ، قادر ، متعال و غیرہ" .

مسئلہ210: اللہ تعالي: کے علاوہ ديگر مقدس چيزوں کي قسم اٹھانا احرام کے محرمات ميں سے نہيں ہے -
مسئلہ 211: اگر سچي قسم اٹھائے تو پہلي اور دوسري مرتبہ ميں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہيں ہے ليکن اگر دومرتبہ سے زيادہ کرے تو کفارے ميں ايک بکري دينا واجب ہے -
مسئلہ 212: اگر جھوٹي قسم اٹھائے تو پہلي اور دوسري مرتبہ ميں ايک بکري کفارہ ميں دينا واجب ہے ليکن احوط يہ ہے کہ دوسري مرتبہ ميں دو بکرياں دے اور اگر دومرتبہ سے زيادہ کرے توکفارہ ميں ايک گائے دينا واجب ہے۔

16: حشرات بدن کو مارنا:

مسئلہ 213: احوط کي بناپر احرام کي حالت ميں جوؤں کو مارنا جائز نہيں ہے : اوراسي طرح کے ديگر حشرات جيسے پسُّو۔

17: حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:

مسئلہ 214: حرم ميں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا ، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس ميں محرم اور غير محرم کے درميان کوئي فرق نہيں ہے -
مسئلہ 215: مذکورہ حکم سے وہ مستثني: ہے کہ جو چلنے کي وجہ سے ٹوٹ جائے يا جانوروں کو چارہ ڈالنے کيلئے کاٹا جائے :
مسئلہ 216: حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہيں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے ليکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کاکاٹنا حرام ہے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ ايک گائے کفارے ميں دے -

18: اسلحہ اٹھانا:

مسئلہ 217: محرم کيلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہيں ہے -
مسئلہ 218: اگر اپني جان و مال يا کسي دوسرے کي جان کي حفاظت کيلئے اسلحہ اٹھانے کي ضرورت ہو تو يہ جائز ہے۔

19: خشکي کا شکار کرنا:

مسئلہ 219: احرام کي حالت ميں خشکي کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکي طرف سے تکليف پہنچانے کاخوف ہو اسي طرح پرندوں اور ٹڈي کا شکار کرنا بھي حرام ہے -
مسئلہ 220: محرم کيلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کيا ہو يا کسي اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو يا مُحِل -
مسئلہ 221: دريائي جانوروں کے شکار کرنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے جيسے مچھلي کا

شکار کرنے اور انکے کھانے میں بھي کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 222: پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے جیسے بکري، مرغي و غیرہ ۔

مسئلہ 223: حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہیں ہے چاہے محرم ہو یا مُحِل۔

احرام کي حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہیں اور چونکہ موجودہ دور میں یہ پیش نہیں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہیں ۔

20: جماع:

مسئلہ 224: احرام کي حالت میں جماع اور بیوي سے ہر قسم کي لذت حاصل کرنا حرام ہے جیسے اسکے بدن کو چھونا ، اسکي طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا اور اسے بوسہ دینا۔

مسئلہ 225: میاں بیوي میں سے ہر ایک کا دوسرے کي طرف دیکھنا اور اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو۔

مسئلہ 226: انسان کے محارم جسے باپ، ماں ، بھائي ، بہن اور چچا، پھوپھي و غیرہ احرام کي حالت میں بھي مَح

±رَم

± ہي رہتے ہیں۔

مسئلہ 227: بیوي کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں اس سے حج باطل ہوجاتا ہے اور اسکي تفصیل فقہ کي مفصل کتابوں میں مذکور ہے۔

مسئلہ 228: دیگر لذات مینسے ہر ایک کیلئے ایک کفارہ ہے کہ جنکي تفصیل فقہي کتابوں میں مذکور ہے۔

21: عقد نکاح:

مسئلہ 229: احرام کي حالت میں اپنے لئے یا کسي اور کیلئے عقد کرنا حرام ہے حتي اگر وہ غیر ،مُحِل ہو اور ایسا عقد باطل ہے۔

مسئلہ 230: عقد کي حرمت اور اسکے باطل ہونے میں عقد دائم اورموقت کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے ۔

22: استمناء

مسئلہ 231: احرام کي حالت میں استمناءکرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے:

اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس سے اسکي شہوت برانگیختہ ہوجائے یہاں تک کہ مني نکل آئے ۔

محرمات احرام کے کفارات کے احکام

مسئلہ 232: اگر غفلت کي وجہ سے يا بھول کر احرام کے محرمات ميں سے کسي کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہيں ہے مگر شکار کيونکہ اس ميں ہر حال ميں کفارہ واجب ہے ۔

مسئلہ 233: عمرہ ميں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ مکرمہ ہے اور حج ميں مني ہے اور احوط يہ ہے کہ ديگر کفارات ميں بھي اسي ترتيب کے مطابق عمل کيا جائے ليکن اگر مکہ يا مني ميں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسي دوسري جگہ ذبح کردينا کافي ہے حتي کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر ميں ۔

مسئلہ 234: جس پر کفارہ واجب ہو اس کيلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہيں ہے ليکن حج کي واجب يا مستحب يا نذر کي قرباني سے کھانے ميں کوئي اشکال نہيں ہے ۔

مسئلہ 235: محرمات احرام کا کفارہ فقير کو دينا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ کي طرف جانا:

مسئلہ 236: ميقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقي اعمال کي انجام دہي کيلئے مکہ مکرمہ کي طرف جاتے ہيں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے ميں داخل ہونے کيلئے اسي طرح مکہ مکرمہ اور مسجدالحرام ميں داخل ہونے کيلئے بہت ساري دعائيں اور آداب وارد ہوئے ہيں ہم ان ميں سے بعض کو ذکر کرتے ہيں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرناچاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کي طرف رجوع کرے۔

حرم ميں داخل ہونے کي دعا:

مسئلہ 237:حرم ميں داخل ہوتے وقت يہ دعا مستحب ہے:

«اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ {وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجالاً وَعَلى كُلِّ ضامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ} اللَّهُمَّ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَمِنْ فَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعاً لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيباً لَكَ مُطِيعاً لأَمْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ أَبْتَغِي بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ».

مسجد الحرام ميں داخل ہونے کے مستحبات:

مسئلہ 238: مسجدالحرام ميں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذيل اعمال مستحب ہيں ۔

1: مکلف کيلئے مستحب ہے کہ مسجدالحرام ميں داخل ہونے کيلئے غسل کرے۔

2: مستحب ہے کہ مسجدالحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو احادیث میں وارد ہوئي ہیں۔

طواف کے شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: نیت:

دوم: حدث سے پاک ہونا:

سوم: خبث سے پاک ہونا:

چہارم: مردوں کیلئے ختنہ:

پنجم: شرمگاہ کو چھپانا:

ششم: موالات:

پہلي شرط نیت:

یعني عمرہ یا حج کے طواف کو قربةً الي اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس قصد کے بغیر :اگر چہ بعض چکروں میں طواف: کافي نہیں ہے۔

مسئلہ 239: نیت میں قربت اور اللہ تعالي: کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالي کے حکم کي اطاعت کرنے کیلئے لذا اگر ریاءکیلئے انجام دے تو نافرماني کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔

مسئلہ 240: نیت میں اس بات کي تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یاحج کا ،پھر آیا حجة الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابي کا یا نذر والے حج کا ، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھي قصد کرے۔

مسئلہ 241: نیت کو بولنا یا اسے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالي: اور اسکے حکم کي اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافي ہے اور طواف کي حالت میں ذکر ، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والي دعاؤں کو پڑھنے کي تسلسل کے ساتھ پابندي کرني چاہیے۔

دوسري شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا:

مسئلہ 242: واجب طواف کي حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھي واجب ہے۔

وضاحت : واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسي لئے مستحب حج و عمرہ میں بھي طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے ۔

مسئلہ 243: اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اگر چہ وہ جاہل ہو یا اس نے بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس پر طواف اور اسکي نماز کا تدارک

کرنا واجب ہے حتي کہ اگر طہارت کے نہ ہونے کي طرف التفات عمرہ يا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ہو ۔

مسئلہ 244: مستحب طواف ميں وضو شرط نہيں ہے ليکن احوط کي بناپر جنابت، حيض يا نفاس کي حالت ميں طواف حکم وضعي کے اعتبار سے صحيح نہيں ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حکم تکليفي کے اعتبار سے جنب، حيض يا نفاس کي حالت ميں مسجدالحرام ميں داخل ہونا حرام ہے ۔

وضاحت: طوافِ مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے مستقل اور عليحدہ ہوتا ہے چاہے اپني طرف سے طواف کرے يا کسي کي نيابت ميں : اور يہ کام ان کامونميں سے ايک ہے جو مکہ ميں مستحب ہيں پس انسان کيلئے جس قدر طواف کرنا ممکن ہو اچھا ہے اور اجر و ثواب کا موجب ہے ۔

مسئلہ 245: اگر محرم اپنے طواف کے دوران ميں حدث اصغر ميں مبتلا ہوجائے تو اسکي چند صورتيں ہيں ۔

1: يہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو (يعني خانہ کعبہ کے تيسرے رکن کے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف کو منقطع کردے اور طہارت کے بعد طواف کااعادہ کرے

2: يہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد ليکن اسے مکمل کرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف کو منقطع کرے اور طہارت کے بعد طواف کو وہيں سے جاري رکھے البتہ اگر اس سے موالاتِ عرفي ميں خلل وارد نہ ہوتا ہو ورنہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ اس کااعادہ کرے (يعني اس نيت کے ساتھ سات چکر لگائے کہ اگر پچھلے چکر صحيح ہيں تو اس کے باقي چکر کي کمي ان ميں سے پوري ہوجائے گي اور اگر وہ باطل ہيں تو يہ سات چکر ايک نيا طواف ہے) اور اس کيلئے يہ بھي جائز ہے کہ اسے بالکل کالعدم کر کے نئے سرے سے طواف کرے۔

3: يہ کہ حدث چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو طواف کو منقطع کر کے طہارت کرے اور پھر وہيں سے طواف کو جاري رکھے ليکن اگر اس سے موالات عرفيہ کو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط يہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھي کرے اور اس کيلئے جائز ہے کہ اس طواف کو بالکل ختم کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے جيسے کہ اس کيلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ سات چکر بجالائے۔

مسئلہ 246: اگر طواف کے دوران ميں حدث اکبر عارض ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے پھر اگر يہ چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر نصف تک پہنچنے کے بعد اور چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفيہ ميں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہيں سے طواف کو جاري رکھے ورنہ احوط يہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اعادہ بھي

کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام واتمام کے قصدکے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھي جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کرکے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عا رض ہو تو اس کا حکم وہي ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھي ابھي گزرا ہے ۔

مسئلہ 247: جو شخص وضو یا غسل کے ترک کرنے میں معذور ہو اس پر ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 248: اگر کسي عذر کي وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو تو اگر اسے آخري وقت تک اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخري وقت تک شفا یاب ہوجائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تک صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کي امید ہو تو بھي احوط وجوبي ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے یا اپنے عذرکے مرتفع ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے ۔

مسئلہ 249: جس شخص کا فریضہ تیمم یا جبیرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمي کي وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکي نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نائب بنائے ۔

مسئلہ 250: اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتي ہو تا کہ غسل کر کے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے لیکن سعي اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اور یہي حکم ہے کہ ا گر حیض کي حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کي حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کرسکتي ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ کا طواف اور اسکي نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزرچکا ہے۔

مسئلہ 251: عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں حدث سے پاک ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقي اعمال میں حدث سے طہارت شرط نہیں ہے اگر چہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با طہارت ہو۔

مسئلہ 252: اگر طہارت میں شک ہو تو اسکي ذمہ داري درج ذیل ہے۔

1: اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔

2: اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے۔

3: اگر با وضو ہو اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو واجب نہیں ہے ۔

4: اگر با طہارت ہو اور شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ اسے حیض آیا

ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے ۔
5: اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے۔
6: اگر طہارت کي حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناءمیں حدث کے طاري ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے جیسے کہ شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شک کي پروا نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔
7: اگر طواف کے اثناءمیں شک کرے کہ اس نے وضو کي حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکي سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنارکھے اور اپنے شک کي پر وا نہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکي سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھي شک کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یانہیں تو اس پرواجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔
8: اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثنا میں شک کرے کہ غسل کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔
تیسري شرط: بدن اور لباس کا خبث سے پاک ہونا:
مسئلہ 253: واجب ہے کہ طوا ف کي حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہوں اور احوط وجوبي یہ ہے کہ یہ دونوں باقي نجاسات سے بھي پاک ہوں ہاں جوراب، رومال اور انگوٹھي کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔
مسئلہ 254: درہم سے کم خون اور اسي طرح پھوڑے پھنسي کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسي طرح طواف کو بھي باطل نہیں کرتا۔
مسئلہ 255: اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تک کہ اسے نجاست سے پاک کرلے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جبتک اس کا وقت تنگ نہ ہوجائے ۔
مسئلہ 256: اگر بدن یا لباس کي طہارت میں شک کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے ۔
مسئلہ 257: اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کي نجاست کي طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے ۔
مسئلہ 258: اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہوجائے جیسے کہ لوگوں کي بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمي ہوجائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاک بھي نہ کرسکتا ہو تو اس پرواجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاري رکھے اور یہ

صحیح ہے -

مسئلہ 259: اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھي یا طواف کے دوران میںعارض ہوئي ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھي لاگو ہوگا۔

مسئلہ 260: اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کي نجاست کي طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھي تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے۔

مسئلہ 261: اگر اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے :۔

مسئہ 262: اگر اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے۔ اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھي نئے سرے سے اعادہ کرے۔

چوتھي شرط: ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کي صحت میں شرط ہے نہ عورت کے :پس ختنہ نہ کئے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ .

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا:

مسئلہ 263: احوط وجوبي کي بناپر طواف کي صحت میں شرمگاہ کو چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ 264: اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگر چہ اس نے حرام کام کیا ہے -

چھٹي شرط: طواف کي حالت میں لباس کاغصبي نہ ہو نا:

مسئلہ 265: طواف کي صحت میں شرط ہے کہ لباس غصبي نہ ہو پس اگر غصبي لباس میں طواف بجالائے تو احوط وجوبي کي بناپر اس کا طواف باطل ہے۔

ساتویں شرط: موالات :

مسئلہ 266: احوط وجوبي کي بناپر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعني طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایک طواف بر قرار نہ رہے : اور وہ صورت اس مستثنے: ہے کہ جب نصف طواف یعني ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے:

مسئلہ 267: جو شخص نماز فریضہ کي خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے توجہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس

سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیںہے اگر چہ ہر حالت میںاحتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادي: ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع ۔

مسئلہ 268: مستحب بلکہ واجب طواف کو بھي منقطع کرنا جائز ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات ِعرفیہ فوت ہوجائے ۔

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں:

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعني اسکے بالمقابل جگہ سے شروع کرے ، یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفاً ابتدا صدق کرنا کافي ہے اسي لئے حجر اسود کے کسي بھي نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسي جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے .

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا :

مسئلہ 269: واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافي ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئي مانع نہیں ہے تا کہ یقین ہوجائے کہ اس نے اسي نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیاتھا پس زائد کو احتیاط کي نیت سے بجالائے.

مسئلہ 270: واجب ہے کہ طواف اسي طرح کرے جیسے سب مسلمان کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسي پر ختم کردے: وسوسہ کرنے والوں کي دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہر نا واجب نہیں ہے.

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجي کي بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کي سمت کو معین کرنا ہے .

مسئلہ 271: خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدقِ عرفي ہے نہ دقت عقلي پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑاسا مڑنا طواف کي صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کند ھے کو موڑنے کي ضرورت نہیں ہے .

مسئلہ 272: اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکي طرف رخ موڑلے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کي طرف کردے یا کعبہ کو اسکي دائیں جانب کردے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے .

چهارم: حجر اسماعيل عليہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا :

مسئلہ 273: اگر اپنا طواف حجر اسماعيل عليہ السلام کے اندر سے يا اسکي ديوار کے اوپر سے بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسي چکر ميں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہي چکر باطل ہوگا .

مسئلہ 274: اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ايسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کر نے والاحکم ہے اور ان دونوں کا بيان آجائيگا .

پنجم : طواف کے دوران ميں خانہ کعبہ اور اسکي ديوار کي نچلي جانب کي بنياد جسے "شاذروان" کہاجاتاہے،سے باہر رہنا.

مسئلہ 275: حجر اسماعيل عليہ السلام کي ديوار پر ہاتھ رکھنے ميں کوئي حرج نہيں ہے جيسے کہ کعبہ کي ديوار پر ہاتھ رکھنا بھي ايسا ہي ہے .

ششم: مشہور قول کے مطابق شر ط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہيم عليہ السلام کے درميان ہو اور ديگر جوانب سے ان دو کے درميان کے فاصلے کي حدود ميں ہو ليکن اقوي: يہ ہے کہ يہ شرط نہيں ہے پس اسے مسجدالحرام ميں اس مقدار سے پيچھے انجام دينا جائز ہے بالخصوص جب شديد بھيڑ مانع ہوہاں اولي: يہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف کے اندر ہو .

مسئلہ 276: بعيد نہيںہے کہ زمين اور کعبہ کي چھت کے بالمقابل والي فضا ميں طواف کافي ہو ليکن يہ احتياط کے خلاف ہے .

اگر صرف اوپر والي چھت(دوسري منزل) ميں طواف کرنے پر قادر ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ خود "اوپر والي منزل" پر طواف بجالائے اور کسي کونائب بنادے جو اسکي طرف سے مسجدالحرام کے صحن ميں طواف بجالائے.

هفتم: طواف کے سات چکر ہيں:

طواف کے ترک کرنے، اس ميں کمي کرنے يا اس ميں شک کرنے کے بارے ميں چند مسائل:

مسئلہ 277: طواف ايک رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تک جان بوجھ کر ترک کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس ميں فرق نہيں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو يا نہ :

مسئلہ 278: مکہ ميں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہيں ہے بلکہ اس وقت تک مؤخر کرسکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختياري وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات ميں اختياري وقوف نوذي الحج کي ظہر سے ليکر غروب تک ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کيلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دينے کے بعد مذکورہ وقوف کو درک کرنا

ممکن ہو .

مسئلہ 279: اگر اپنے طواف کو باطل کردے , جیسے کہ گذشتہ حالت میں یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کریں گے, تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کردے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے .

مسئلہ 280: اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعي کا اعادہ کرے.

مسئلہ 281: اگر بھول کر طواف کوترک کردے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کي قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ نائب بنائے اور طواف اور نماز طواف کي قضا کے بعد اس پر سعي کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے.

مسئلہ 282: طواف کو ترک کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکي حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترک کرے یا بھول کر جبتک خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجانہ لائے اور اسي طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کردے.

مسئلہ 283: جو شخص بیماري یا شکستگي و غیرہ کي وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو حتي کہ کسي اور کي مدد سے بھي تو‌واجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے .

مسئلہ 284: اگر طواف اور انصراف یعني مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یازیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کي پروا نہ کرے اور صحت پر بنا رکھے .

نماز طواف

یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا و اجب ہے.

مسئلہ 285: طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جہر و اخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت میناسي طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کي نیت میں گزر چکا ہے اور اسي طرح قربت اور اخلاص.

مسئلہ 286: واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے .

مسئلہ 287: نماز طواف ، نماز صبح کي طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے :اور مستحب ہے کہ پہلي رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسري رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے.

مسئلہ 288: واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور اسکے قریب ہو

البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجدالحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگر چہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کي کسي بھي جگہ میں نماز بجالانا کافي ہو .

مسئلہ 289: اگر جان بوجھ کر نمازطواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اور نماز کو اسکي جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہوتو مسجد الحرام کي طرف پلٹے اور نماز کو اسکي جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے.

مسئلہ 290: سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہي ہے جو بھولنے والے کا ہے .

مسئلہ 291: اگر سعي کے اثناءمیں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں پڑھي تو سعي کو منقطع کر کے نماز کي جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعي کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاري رکھے .

مسئلہ 292: اگر مرد کي نماز طواف عورت کي نماز کے بالمقابل ہوتو اگر مرد عورت سے تھوڑي سي مقدار بھي آگے ہو تو ان دونوں کي نماز کي صحت میں کوئي اشکال نہیں ہے اور اسي طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت کا .

مسئلہ 293: نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے .

مسئلہ 294: ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو سیکھے تا کہ اپني ذمہ داري کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے.

چوتھي فصل: سعي

یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے .

مسئلہ 295: طواف کي دورکعتوںکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعي واجب ہے سعي سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مروہ پر ختم کردے پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسي طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کردے اور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے .

مسئلہ 296: سعي میںنیت شرط ہے اور نیت میں قربت ، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کي نیت میں گزرچکا ہے :

مسئلہ 297: سعي میں حدث اور خبث سے پاک ہونا شرط نہیں ہے.

مسئلہ 298: سعي کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہیںہے.

مسئلہ 299: سعي کو اپنے اختيار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد والے دن تک مؤخر کرنا جائز نہيں ہے البتہ رات تک مؤخر کرنے سے کوئي مانع نہينہے .

مسئلہ 300: ہر چکر ميں صفا اور مروہ کے درميان پوري مسافت طے کرناواجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہيں ہے :

مسئلہ 301: سعي کے دوران مروہ کي طرف جاتے ہوئے مروہ کي طرف رخ کرنا واجب ہے اور اسي طرح صفا کي طرف رخ کرنا پس اگر سعي کے دوران پشت کرے يعني الٹا چلے تو اسکي سعي صحيح نہيں ہے ہاں اپنے چہرے کو دائيں ، بائيں يا پيچھے کي طرف موڑنا مضر نہيں ہے .

مسئلہ 302: واجب ہے کہ سعي عام راستے ميں ہو .

مسئلہ 303: اوپر والي منزل ميں سعي کرنا صحيح نہيں ہے جبتک يہ محرز نہ ہوجائے کہ يہ دو پہاڑوں کے درميان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والي منزل ميں سعي کرنے پر قادر ہو تو يہ کافي نہيں ہے بلکہ ضروري ہے کہ کسي کو نائب بنائے جو اسکي طرف سے پہلي منزل پر سعي بجالائے .

مسئلہ 304: سعي کے دوران استراحت کي خاطر صفا و مروہ کے اوپر يا ان کے درميان بيٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ يہ بغير عذر کے بھي جائز ہے .

مسئلہ 305: قدرت رکھنے کي صورت ميں واجب ہے کہ خود سعي بجالائے اور پيدل چلتے ہوئے اور سوار ہوکر سعي کرنا بھي جائز ہے اور پيدل چلنا افضل ہے : پس اگر خود سعي کرنا ممکن نہ ہو تو کسي سے مدد لے جو اسے سعي کرائے يا اسے اٹھا کرسعي کرائي جائے اور اگر يہ بھي ممکن نہ ہو تو نائب بنائے .

سعي کے ترک کرنے اور اس ميں کمي بيشي کرنے کے بارے ميں چند مسائل :

مسئلہ 306: سعي طواف کي طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر يا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہي ہے جو طواف کوترک کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزرچکا ہے .

مسئلہ 307: جو شخص بھول کر سعي کو ترک کر کے اپنے عمرہ سے مُحِل ہوجائے اوراپني بيوي کے ساتھ جماع کرلے تو احوط وجوبي کي بناپر سعي کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ايک گائے کا کفارہ دينا بھي واجب ہے .

مسئلہ 308: اگر بھول کر سعي ميں ايک يا زيادہ چکر کا اضافہ کردے تو اسکي سعي صحيح ہے اور اس پر کوئي شے نہيں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کي طرح ہے .

مسئلہ 309: جو شخص سعي کي نيت سے اپني سعي ميں سات چکروں کا اضافہ کردے: اس طرح کہ وہ سمجھتا تھا آنا جانا ايک چکر ہے : تو اس پر اعادہ واجب نہيں ہے اور اسکي سعي صحيح ہے اور يہي حکم ہے اگر سعي کے دوران اسکي طرف متوجہ ہوجائے تو جہاں سے ياد آئے زائد کو منقطع کردے .

مسئلہ 310: جو شخص بھول کر سعي ميں کمي کردے تو اس پر واجب ہے کہ جب يادآئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد ياد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعي کو مکمل کرنے کيلئے دوبارہ وہاں جائے مگر يہ کہ اس کام ميں اس کيلئے مشقت اور حرج ہو تو کسي دوسرے کو نائب بنائے .

پانچويں فصل: تقصير

يہ عمرہ کے واجبات ميں سے پانچواں ہے .

مسئلہ 311: سعي کو مکمل کرنے کے بعد تقصير واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھي يا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا يا ہاتھ يا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا.

مسئلہ 312: تقصير ايک عبادت ہے کہ جس ميں انہيں شرائط کے ساتھ نيت واجب ہے جو احرام کي نيت ميں ذکر ہوچکي ہيں:

مسئلہ 313: عمرہ تمتع سے مُحِل ہونے کيلئے سر کا منڈانا تقصير سے کافي نہيںہے بلکہ اس سے محل ہونے کيلئے تقصير ہي ضروري ہے پس اگر تقصير سے پہلے سرمنڈا لے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ايسا کيا ہو تو نہ فقط يہ کافي نہيں ہے بلکہ سرمنڈانے کي وجہ سے اس پر ايک بکري کا کفارہ دينا بھي واجب ہے ليکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کيلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصير کے درميان اسے اختيار ہے .

مسئلہ 314: عمرہ تمتع کے احرام سے مُحِل ہونے کيلئے بالوں کو نوچنا تقصير سے کافي نہيں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کيلئے تقصير ہي ضروري ہے جيسے کے گزرچکا ہے پس اگر تقصير کي بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط يہ کافي نہيں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھي ہوگا.

مسئلہ 315: اگر حکم سے لاعلمي کي وجہ سے تقصير کي بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالايا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج بجالائے اور يہي حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمي کي وجہ سے تقصير کے بدلے اپنے بال مونڈ دے اور حج بجالائے .

مسئلہ 316: سعي کے بعد تقصير کي انجام دہي ميں جلدي کرنا واجب نہيں ہے .

مسئلہ 317: اگر جان بوجھ کر يا لاعلمي کي وجہ سے تقصير کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو اقوي: يہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہوجائيگا اور احوط وجوبي يہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اور حج کا اعادہ کرے .

مسئلہ 318: اگر بھول کر تقصير کو ترک کردے اور حج کيلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحيح ہے اور اس پر کوئي شے نہيں ہے اگر چہ اسکے لئے ايک بکري کا

کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترک نہ کرنا ہے .
مسئلہ 319: عمرہ تمتع کي تقصير کے بعد اس کيلئے وہ سب حلال ہوجائيگا جو حرام تھا حتي کہ عورتيں بھي .
مسئلہ 320: عمرہ تمتع ميں طواف النساءواجب نہيں ہے اگر چہ احوط يہ ہے کہ رجاءکي نيت سے طواف النساءاور اسکي نماز کو بجالائے ليکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کيلئے احرام باندھا ہو تو اس کيلئے عورتيں حلال نہيں ہوں گي مگر تقصير يا حلق کے بعد طواف النساءاور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طريقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہيں ہيں کہ جو گزرچکا ہے :
مسئلہ 321: ظاہر کي بناپر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کيلئے الگ طور پر طواف النساءواجب ہے مثلا اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے يا ايک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگر چہ اس کيلئے عورتوں کے حلال ہونے ميں ايک طواف النساءکا کافي ہونا بعيد نہيں ہے مگر ان ميں سے ہر ايک کيلئے الگ طواف النساءواجب ہے .

پہلي فصل: احرام

يہ حج کے واجبات ميں سے پہلا واجب ہے: شرائط ، کيفيت ، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہيںہے مگر نيت ميں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دينے کي نيت کريگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کي نيت ميں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کي نيت ميں بھي معتبر ہے اور يہ احرام نيت اور تلبيہ کے ساتھ منعقد ہوجاتا ہے پس جب حج کي نيت کرے اور تلبيہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہوجائيگا : ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہيں مندرجہ ذيل مسائل کے ضمن ميں بيان کرتے ہيں .
مسئلہ 322: حج تمتع کے احرام کا ميقات مکہ معظمہ ہے اور افضل يہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافي ہے حتي کہ وہ حصہ جو نيا بنايا گيا ہے : ليکن احوط يہ ہے کہ قديمي مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شک کرے کہ يہ مکہ کا حصہ ہے يا نہيں تو اس سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے .
مسئلہ 323: واجب ہے کہ نوذي الحج کو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح کہ عرفات ميں وقوف اختياري کو پاسکے اور اسکے اوقات ميں سے افضل ترويہ کے دن(آٹھ ذي الحج) زوال کا وقت ہے : اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بيمار کيلئے جب انہيں بھيڑ کي شدت کا خوف ہو : نيز گزرچکا ہے کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسي ضرورت کي وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو اس کيلئے احرام حج کو مقدم کرنا جائز ہے .
مسئلہ 324: جو شخص احرام کو بھول کر عرفات کي طرف چلاجائے تو اس پر واجب ہے کہ

مکہ معظمہ کي طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کي تنگي یا کسي اور عذر کي وجہ سے یہ نہ کرسکتا ہو تو اپني جگہ سے ہي احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جاہل بھي بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے .

مسئلہ 325: جو شخص احرام کو بھول جائے یہاں تک کہ حج کے اعمال مکمل کرلے تو اس کا حج صحیح ہے : اور حکم سے جاہل بھي بھولنے والے کے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبابي یہ ہے کہ لاعلمي اور بھولنے کي صورت میں آئندہ سال حج کا اعادہ کرے .

مسئلہ 326: جو شخص جان بوجھ کر احرام کو ترک کردے یہاں تک کہ وقوفبالعرفات اور وقوف بالمشعر کي فرصت ختم ہوجائے تو اس کا حج باطل ہے .

مسئلہ 327: جس شخص کیلئے اعمال مکہ کو وقوفین پر مقدم کرنا جائز ہو اس پر واجب ہے کہ انہیں احرام کي حالت میں بجالائے پس اگر انہیں بغیر احرام کے بجالائے تو احرام کے ساتھ ان کا اعادہ کرنا ہوگا.

دوسري فصل: عرفات میں وقوف کرنا

یہ حج کے واجبات میں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ایک مشہور پہاڑ ہے کہ جسکي حد عرنہ ، ثویہ اور نمرہ کے وسطسے لیکر ذي المجاز تک اور مازم سے وقوف کي جگہ کے آخر تک اور خود یہ حدود اس سے خارج ہیں:

مسئلہ 328: وقوف بالعرفات عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے کہ جو احرام کي نیت میں گزرچکي ہیں:

مسئلہ 329: وقوف سے مراد اس جگہ میں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو یا پیدل یا ٹھہرا ہوا:

مسئلہ 330: احوط یہ ہے کہ نوذي الحج کے زوال سے غروب شرعي (نماز مغرب کا وقت) تک ٹھہرے اور بعید نہیں ہے کہ اسے زوال کے اول سے اتني مقدار مؤخر کرنا جائز ہو کہ جس میں نماز ظہر ین کو انکے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جاسکے:

مسئلہ 331: مذکورہ وقوف واجب ہے لیکن اس میںسے رکن صرف وہ ہے جس پر وقوف کا نام صدق کرے اور یہ ایک یاد و منٹ کے ساتھ بھي ہوجاتا ہے اگر اس مقدار کو بھي اپنے اختیار کے ساتھ ترک کردے تو حج باطل ہے اور اگر اتني مقدار وقوف کرے اور باقي کو ترک کردے یا وقوف کو عصر تک مؤخر کردے تو اس کا حج صحیح ہے اگرچہ جان بوجھ ایسا کرنے کي صورت میں گناہ گار ہے .

مسئلہ 332: غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ کر کوچ کرے اور عرفات کي حدود سے باہر نکل جائے اور پلٹے بھي نہ تو گناہ گار ہے اورایک اونٹ کا کفارہ دینا واجب ہے لیکن اس کا حج صحیح ہے اور اگر اونٹ کا کفارہ دینے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے رکھے اور احوط یہ ہے کہ اونٹ کو عید والے دن مني میں ذبح کرے اگر چہ اسے

مني ميں ذبح کرنے کا معين نہ ہونا بعيد نہيں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات ميں پلٹ آئے تو کفارہ نہيں ہے .

مسئلہ 333: اگر بھول کر يا حکم سے لاعلمي کي وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گارہے ليکن اس پر کفارہ نہيں ہے ليکن اگر وقت گزرجانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئي شے نہيں ہے .

تيسري فصل: مشعرالحرام (مزدلفہ) ميں وقوف کرنا

يہ حج کے واجبات ميں سے تيسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کي طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ ميں ٹھہرنا ہے.

مسئلہ 334: وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس ميں انہيں شرائط کے ساتھ نيت معتبر ہے جو احرام کي نيت ميں ذکر ہوچکي ہيں.

مسئلہ 335: واجب وقوف کا وقت دس ذي الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اوراحوط يہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کي نيت کے ساتھ وہاں وقوف کرے .

مسئلہ 336: مشعر ميں طلوع فجر سے ليکر طلوع آفتاب تک باقي رہنا واجب ہے ليکن رکن اتني مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگر چہ يہ ايک يا دو منٹ ہو :اگر اتني مقدار وقوف کرے اور باقي کو جان بوجھ کر ترک کردے تو اس کا حج صحيح ہے اگر چہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے ليکن اگر اپنے اختيار کے ساتھ اتني مقدار وقوف کو بھي ترک کردے تو اس کا حج باطل ہے .

مسئلہ 337: عورتوں ، بچوں، بوڑھوں ،کمزوروں اور صاحبان عذر: جيسے خوف يا بيماري: کيلئے اتني مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عيد کي رات مشعر سے مني: کي طرف کوچ کرنا جائز ہے اسي طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہيں اور انکي احوال پرسي کرتے ہيں جيسے خدام اور تيمار داري کرنے والے .
تنبيہ : وقوفين ميں سے ايک يادونوں کو درک کرنے کے اعتبار سے اور اختياراً يا اضطراراً جان بوجھ کر، لاعلمي سے يا بھول کر فرداً يا ترکيباً بہت ساري تقسيمات ہيں کہ جو مفصل کتابوں ميں مذکور ہيں.

چوتھي فصل: کنکرياں مارنا

يہ حج کے واجبات ميں سے چوتھا اور مني کے اعمال ميں سے پہلا ہے : دس ذي الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کوکنکرياں مارناواجب ہے .

کنکریاں مارنے (رمي) کي شرائط

کنکریاں مارنے (رمي) میں چند چیزیں شرط ہیں:

اول: نیت اپني تمام شرائط کے ساتھ جیسے کہ احرام کي نیت میں گزرچکا ہے.

دوم: یہ کہ رمي اسکے ساتھ ہو جسے کنکریاں کہا جائے پس نہ اتنے چھوٹے کے ساتھ صحیح ہے کہ وہ ریت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو .

سوم : یہ کہ رمي عیدوالے دن طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے درمیان ہو البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو .

چہارم: یہ کہ کنکریاں جمرے کو لگیں پس اگر نہ لگے یا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ شمار نہیں ہوگي اور اسکے بدلے دوسري کنکري مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغیر صرف اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافي نہیں ہے.

پنجم: یہ کہ رمي سات کنکریوں کے ساتھ ہو .

ششم: یہ کہ پے در پے کنکریاں مارے پس اگر ایک ہي دفعہ مارے تو صرف ایک شمار ہوگي چاہے سب جمرے کو لگ جائیں یا نہ .

مسئلہ 338: جمرے کو رمي کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سیمنٹ سمیت: اسي طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمي کرنا بھي جائز ہے البتہ اگر عرف میں اسے جمرہ کا حصہ شمار کیا جائے.

مسئلہ 339: اگر متعارف قدیمي جمرہ کے آگے اور پیچھے سے کئي میٹر کا اضافہ کر دیں تو اگر بغیر مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمي کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کي جس جگہ کو چاہے رمي کرے اور یہي کافي ہے .

مسئلہ 340: ظاہر یہ ہے کہ اوپر والي منزل سے رمي کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمي کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے.

کنکریوں کے شرائط:

کنکریوں میں چند چیزیں شرط ہیں.

اول: یہ کہ وہ حرم کي ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافي نہیں ہیں.

دوم: یہ کہ وہ نئي ہوں کہ جنہیں پہلے صحیح طور پر نہ ماراگیا ہو اگرچہ گذشتہ سالوں میں .

سوم: یہ کہ مباح ہوں پس غصبي کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا مارنا جنہیں کسي دوسرے نے جمع کیا ہو اسکي اجازت کے بغیر ہاں کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں ہے .

مسئلہ 341: عورتیں اور کمزور لوگ : کہ جنہیں مشعر الحرام میں صرف وقوف کا مسمي: انجا م دینے کے بعد مني کي طرف جانے کي اجازت ہے اگر وہ دن کو رمي کرنے سے معذور ہوں تو ان کیلئے رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کیلئے ہر صورت میں رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے البتہ اگروہ اپنے حج کیلئے رمي کر رہي ہوں یا ان کا حج نیابتي ہو

ليکن اگر عورت صرف رمي کيلئے کسي کي طرف سے نائب بني ہو تو رات کے وقت رمي کرنا صحيح نہيں ہے اگر چہ دن ميں رمي کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کيلئے ضروري ہے کہ وہ ايسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمي کر سکے اگر اسے ايسا شخص مل جائے :اور ان لوگوں کي ہمراہي کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کيلئے رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب ہے کے دن وقت رمي کرے .
مسئلہ 342: جو شخص عيد والے دن رمي کرنے سے معذور ہے اس کيلئے شب عيد يا عيد کے بعد والي رات ميں رمي کرنا جائز ہے اور اسي طرح جو شخص گيارہويں يا بارہويں کے دن رمي کرنے سے معذور ہے اسکے لئے اسکي رات يا اسکے بعد والي رات رمي کرنا جائز ہے.

پانچويں فصل: قرباني کرنا

يہ حج کے واجبات ميں سے پانچواں اورمني کے اعمال ميں سے دوسرا عمل ہے .
مسئلہ 343: حج تمتع کرنے والے پر قرباني کرنا واجب ہے اور قرباني تين جانوروں ميں سے ايک ہوگي اونٹ ، گائے اور بھيڑ بکري اور ان جانوروں ميں مذکر اور مونث کے درميان فرق نہيں ہے اور اونٹ افضل ہے اورمذکورہ جانوروں کے علاوہ ديگر حيوانات کافي نہيں ہيں.
مسئلہ 344: قرباني ايک عبادت ہے کہ جس ميں ان تمام شرائط کے ساتھ نيت شر ط ہے کہ جو احرام کي نيت ميں گزر چکي ہيں:
مسئلہ 345: قرباني ميں چند چيزيں شرط ہيں.
اول: سن: اونٹ ميں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال ميں داخل ہو اور گائے ميں معتبر ہے کہ وہ تيسرے سال ميں داخل ہو احوط وجوبي کي بناپر: اور بکري گائے کي طرح ہے ليکن بھيڑ ميں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال ميں داخل ہو احوط وجوبي کي بناپر :مذکورہ حد بندي چھوٹا ہونے کي جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافي نہيں ہے ليکن بڑا ہونے کي جہت سے تو مذکورہ حيوانات مينسے بڑي عمر والا بھي کافي ہے .
دوم: صحيح و سالم ہونا.
سوم: يہ کہ بہت دبلا نہ ہو .
چہارم: يہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافي نہيں ہے جيسے خصي اور يہ وہ ہے کہ جسکے بيضے نکال دئيے جائيں ہاں جسکے بيضے کوٹ ديئے جائيں وہ کافي ہے مگر يہ کہ خصي کي حد کو پہنچ جائے : اور دم کٹا ، کانا ، لنگڑا ، کان کٹا اور جس کا اندر کا سينگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافي نہينہے : اسي طرح اگر پيدائشي طور پر ايسا ہو تو بھي کافي نہينہے پس دہ حيوان کافي نہيں ہے کہ جس ميں ايسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں مينعام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس ميں نقص شمار کيا جائے .
ہاں جس کا باہر کا سينگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافي ہے (باہر کا سينگ اندر والے سينگ کے غلاف

کے طور پر ہوتا ہے) اور جسکا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئي حرج نہیںہے .

مسئلہ 346: اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کي صورت میں دوسري قرباني کو ذبح کرنا واجب ہے .

مسئلہ 347: احوط یہ ہے کہ قرباني جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مؤخر ہو .

مسئلہ 348: احوط وجوبي یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قرباني کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر ، بھول کر یا لاعلمي کي وجہ سے کسي عذر کي خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط وجوبي یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذي الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کي بناپر.

مسئلہ 349: ذبح کرنے کي جگہ مني: ہے پس اگر مني میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کي گئي ہے اس میں ذبح کرنا کافي ہے .

مسئلہ 350: احوط وجوبي یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کي نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کي شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے .

مسئلہ 351: شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکي طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئي اور شخص اسکي طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافي نہیں ہے .

مسئلہ 352: ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے .

لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافي نہیں ہے .

چھٹي فصل: تقصیر یا حلق

یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور مني کے اعمال میں سے تیسرا ہے .

مسئلہ 353: ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کي تقصیر کرنا واجب ہے عورت کیلئے تقصیر ہي ضروري ہے پس اس کیلئے حلق کافي نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھي کاٹے اورناخن بھي لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروري نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے .

مسئلہ 354: حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاءسے خالص نیت اور اللہ تعالي: کي اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہوں گي جو ان کے ساتھ حلال ہوتي ہیں .

مسئلہ 355: اگر تقصير يا حلق كيلئے كسي دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے كہ نيت خود كرے .
مسئلہ 356: احوط وجوبي يہ ہے كہ حلق عيد كے دن ہو اور اگر اسے روز عيد انجام نہ دے تو اسے گيا رہويں كي رات يا اسكے بعد انجام دے اور يہ كافي ہے .
مسئلہ 357: جو شخص كسي وجہ سے قرباني كو روز عيد سے مؤخر كردے اس پر حلق يا تقصير كومؤخر كرنا واجب نہيں ہے بلكہ بعيد نہيں ہے كہ انہيںعيدوالے دن ہي انجام دينا واجب ہو پس اس ميںاحتياط كو ترک نہ كيا جائے ليكن اس صورت ميں طواف حج و غيرہ مكہ كے پانچ اعمال كو قرباني سے پہلے انجام دينا محل اشكال ہے .
مسئلہ 358: واجب ہے كہ حلق يا تقصير مني: ميں ہو پس اختياري صورت ميںغير مني: ميںجائز نہيں ہے .
مسئلہ 359: اگر جان بوجھ كر يا بھول كر يا لاعلمي كي وجہ سے مني: سے باہر حلق يا تقصير كرے اور باقي اعمال كو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے كہ حلق ياتقصير كيلئے مني: كي طرف پلٹے اور پھر ان كے بعد والے اعمال كا اعادہ كرے اور يہي حكم ہے اگر تقصير يا حلق كو ترک كر كے مني: سے نكل جائے .
مسئلہ 360: اگر عيد والے دن قرباني كرسكتا ہو تو واجب ہے كہ عيد والے دن پہلے جمرہ عقبہ كو رمي كرے پھر قرباني كرے اور اسكے بعد حلق يا تقصير كرے اور اگر جان بوجھ كر اس ترتيب پر عمل نہ كرے تو گناہ گار ہے ليكن ظاہر يہ ہے كہ اس پر بالترتيب اعمال كا اعادہ كرنا واجب نہيں ہے اگرچہ تو ان ركھنے كي صورت ميں اعادہ كرنا احتياط كے موافق ہے اور لاعلمي اور بھولنے كي صورت ميں بھي يہي حكم ہے اور اگر عيد والے دن مني: ميں قرباني نہ كرسكتا ہوتو اگر اسي دن اس ذبح خانہ ميں قرباني كرسكتا ہو جو اس وقت مني: سے باہر قرباني كيلئے مقرر كياگيا ہے تو بھي احوط كي بناپر واجب ہے كہ قرباني كو حلق يا تقصير پر مقدم كرے پھر ان ميں سے ايک كو بجالائے اور اگر يہ بھي نہ كرسكتا ہو تو احوط وجوبي يہ ہے كہ عيد والے دن حلق يا تقصير كرنے كي طرف مبادرت كرے اور اسكے ذريعے احرام سے مُحِل ہوجائے ليكن مكہ كے پانچ اعمال كو قرباني كے بعد تک مؤخر كردے .
مسئلہ 361: حلق يا تقصير كے بعد مُحرم كيلئے وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج كي وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبوكے.

ساتويں فصل: مكہ مكرمہ كے اعمال

مكہ معظمہ ميں پانچ اعمال واجب ہيں طواف حج (اسے طواف زيارت كہا جاتا ہے) نماز طواف ،صفا و مروہ كے درميان سعي ، طواف النساءاور نماز طواف
مسئلہ 362: عيد والے دن كے اعمال سے فارغ ہونے كے بعد جائز بلكہ مستحب ہے كہ حج كے باقي اعمال ، دو طواف انكي نمازيں اور سعي كو انجام دينے كيلئے اسي دن مكہ

معظمہ کي طرف لوٹ جائے اور اسے ايام تشريق کے آخر تک بلکہ ماہ ذي الحج کے آخر تک مؤخر کرنا بھي جائز ہے .

مسئلہ 363: طواف ، نماز طواف اور سعي کي کيفيت وہي ہے جو عمرہ کے طواف اسکي نماز اور سعي کي ہے بغير کسي فرق کے مگر نيت ميں پس يہاں پر ان کے ذريعے حج کو انجام دينے کي نيت کريگا .

مسئلہ 364: اختياري صورت مينمذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشعر اور مني کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہيں ہے ہاں بعض گروہوں کيلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے .

اول: خواتيں جب انہيں مکہ معظمہ کي طرف لوٹنے کے بعد حيض يا نفاس آنے کاخوف ہو اور پاک ہونے تک ٹھہرنے پر بھي قادر نہ ہوں .

دوم : وہ مرد اورعورتيں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھيڑ کي کثرت کي وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں يا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہي عاجز ہيں.

سوم: وہ بيمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھيڑ کي شدت يا بھيڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں .

مسئلہ 365: اگر مذکورہ تين گروہوں ميں سے کوئي شخص دو طواف ،انکي نماز اور سعي کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہيں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگر چہ اعادہ کرنا احوط ہے .

مسئلہ 366: جو شخص کسي عذر کي وجہ سے مکہ کے اعمال کومقدم کرے جيسے مذکورہ تين گروہ تو اس کيلئے خوشبو اور عورتيں حلال نہيں ہوں گي بلکہ اس کيلئے سب محرمات تقصير يا حلق کے بعد حلال ہوں گے .

مسئلہ 367: طواف النساءاور اسکي نماز دونوں واجب ہيں ليکن رکن نہيں ہيں پس اگر انہيں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہيں ہوگا ليکن اس کيلئے عورتيں حلال نہيں ہوں گي .

مسئلہ 368: طواف النساءمردوں کے ساتھ مختص نہيں ہے بلکہ خواتين اور غير خواتين پر بھي واجب ہے پس اگر اسے مرد ترک کردے تو اسکے لئے عورتيں حلال نہيں ہوں گي اور اگر عورت ترک کردے تواس کيلئے مر د حلال نہيں ہوں گے .

مسئلہ 369: اختياري صورت ميں سعي کو طواف حج اور اسکي نماز پر مقدم کرنا جائز نہيں ہے اور نہ طواف النساءکوان دونوں پر اور نہ سعي پر پس اگر ترتيب کي مخالفت کرے تو اعادہ کرے .

مسئلہ 370: اگر بھول کر طواف النساءکو ترک کردے اور اپنے شہر ميں پلٹ آئے تواگر بغير مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو يہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اوراس کيلئے عورتيں حلال نہيں ہونگي مگر خود اس کے يا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اوراگر اسے جان بوجھ کر ترک کرے توبھي يہي حکم ہے .

مسئلہ 371: احرام حج کے ساتھ وہ سب چيزيں حرام ہو جاتي ہيں جو عمرہ کے احرام کے محرمات ميں گزرچکي ہيں اور پھر بالتدريج اور تين مرحلوں ميں حلال ہوں گي .
اول: حلق يا تقصير کے بعد ہر چيز حلال ہو جاتي ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتي کہ شکار بھي حلال ہوجاتا ہے اگر چہ يہ حرم ميں ہونے کي وجہ سے حرام ہوتا ہے
دوم: سعي کے بعد خوشبو حلال ہوجاتي ہے .
سوم: طواف النساءاور اسکي نماز کے بعد عورتيں حلال ہوجاتي ہيں.

آٹھويں فصل: مني ميں رات گزارنا

يہ حج کے واجبات ميں سے بارہواں اور مني کے اعمال ميں سے چوتھا ہے.
مسئلہ 273: واجب ہے کہ گيارہويں اور بارہويں کي رات مني ميں گزارے پس اگر دو طواف ، انکي نماز اور سعي کو بجالانے کيلئے عيد کے دن مکہ معظمہ چلا گيا ہو تو اس پر مني ميں رات گزارنے کيلئے لوٹنا واجب ہے .
مسئلہ 373: مندرجہ ذيل گروہ مذکورہ راتوں کومني ميں بسر کرنے کے وجوب سے مستثنے ہيں .
الف: بيمار اور انکي تيمار داري کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کيلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے مني: ميں رات گزار نا شاق ہو .
ب: جس شخص کو مکہ ميں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع ياچوري ہوجانے کا خوف ہو :
ج: جو شخص مکہ ميں فجر تک عبادت ميں مشغول رہے اور صرف ضرورت کي خاطر غير عبادت ميں مشغول ہوا ہو جيسے ضرورت کے مطابق کھنا پينايا دوبارہ وضو کرنا.
مسئلہ 374: مني: ميں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس ميں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نيت واجب ہے :
مسئلہ 375: رات کوغروب سے آدھي رات تک رہنا کافي ہے اور جس شخص نے بغير عذر کے رات کاپہلا آدھا حصہ مني: ميں نہ گزارا ہو اس کيلئے احوط وجوبي يہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگر چہ بعيد نہيں ہے کہ اختياري صورت ميں بھي رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافي ہو :
مسئلہ 376: جو شخص مکہ مکرمہ مينعبادت ميں مشغول نہ رہا ہو اورمني: ميں رات گزارنے والے واجب کام کو بھي ترک کردے تو اس پر ہر رات کے بدلے ايک بکري کفارہ ميں دينا واجب ہے اور احوط کي بناپر اس ميں فرق نہيں ہے کہ عذر رکھتا ہو يا نہ ، جاہل ہو يا نسيان کا شکار يا ان کا غير :
مسئلہ 377: جس شخص کيلئے بارہويں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور مني: ميں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہيں ہے :

نویں فصل: تین جمرات کو کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور مني کے اعمال میں سے پانچواں ہے اور تین جمرات کو کنکریاں مارنا کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں ہے:

مسئلہ 378: جو راتیں مني میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں تین جمرات اولي:، وسطي اور عقبہ کو کنکریاں مارنا واجب ہے:

مسئلہ 379: کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاري صورت میں رات کے وقت کنکریاں مارناجائز نہیں ہے اور اس سے وہ شخص مستثني: ہے جو عذر رکھتا ہے کہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسي طرح کمزور لوگ جیسے عورتیں ، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں اپنے آپ پر بھیڑ کي شدت کا خوف ہے تو ان سب کیلئے رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز ہے .

مسئلہ 380: جو شخص صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے نہ رات کے وقت تو اس کےلئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ رات کے وقت خود کنکریاں مارے، گذشتہ رات میں یا آئندہ رات میں لیکن جو شخص کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے حتي رات کے وقت بھي جیسے بیمار شخص تو اس کیلئے نائب بنانا جائز ہے لیکن احوط وجوبي یہ ہے کہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہوجائے تو خود کنکریاں مارے.

مسئلہ 381: جو شخص خود کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے اگر اس کیلئے کسي کونائب بنائے اور وہ نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن اسکے بعد کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اگر نائب بناتے وقت اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس تھا یہاں تک کہ نائب اس کا عمل انجام دے دے تو نائب کا عمل کافي ہے اور اس پر خود اس کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ جو عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس نہیں ہے اس کیلئے اگر چہ عذر کے طاري ہونے کے وقت نائب بنانا جائز ہے لیکن اگر بعد میں اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے .

مسئلہ 382: تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ رکن نہیں ہے .

مسئلہ 383: کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے اس طرح کہ پہلے جمرہ سے شروع کرے پھر در میان والے کو کنکریاں مارے اور پھر آخري کو پس ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اسي طریقے کے ساتھ جو گزر چکا ہے.

مسئلہ 384: اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور مني سے کوچ کرجائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آجائے تو اس پر واجب ہے کہ مني میں واپس آئے اور خود کنکریاں مارے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ کسي دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر کنکریاں مارنے والے عمل کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کردے

تو احوط وجوبي يہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے يا اس کا نائب کنکریاں مارے پھر آئندہ سال اسکي قضا کرے اگر چہ کسي کو نائب بناکر :اور اگر تين جمرات کو کنکريانمارنا بھول جائے يہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہوجائے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ آئندہ سال اسکي قضا کرے اگر چہ کسي کو نائب بنا کر .

مسئلہ 385: جمرات کو چاروں اطراف سے کنکرياں مارنا جائز ہے اور شرط نہيں ہے کہ پہلے اور درميان والے ميں قبلہ رخ ہو اور آخري ميں قبلہ کي طرف پشت کرے .

متفرق مسائل

س1: مسجدالحرام کا فرش قليل پاني کے ساتھ پاک کيا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قليل پاني ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقي رہنے کا علم ہوتا ہے تو کيا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے يا نہيں ؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کي ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہيں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہيں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحيح ہے .

س 2: کيا خانہ کعبہ کے اردگرد دائرے کي صورت ميں نماز جماعت کافي ہے؟

ج: جو شخص امام کے پيچھے يا دائيں بائيں کھڑا ہو اسکي نماز صحيح ہے اور احوط استحبابي يہ ہے کہ جو شخص امام کے دائيں بائيں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کي رعايت کرے جو امام اور کعبہ کے درميان ہے پس امام کي نسبت کعبہ کے قريب تر کھڑا نہ ہو ليکن جو شخص خانہ کعبہ کي دوسري طرف امام کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اسکي نماز صحيح نہينہے .

س3: کيا مکہ معظمہ اور مدينہ منورہ ميں اہل سنت کے امام کے پيچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافي ہے ؟

ج : ان شاءاللہ کافي ہے .

س4: جس شخص نے مکہ معظمہ ميں دس دن ٹھہرنے کي نيت کي ہے تو عرفات ، مشعر اور مني ميناور ان کے درميان مسافت طے کرتے ہوئے اسکي نماز کا حکم کيا ہے ؟

ج: جس شخص کي نيت يہ ہے کہ عرفات کي طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ ميں رہيگا اور اسکے ساتھ ايک چار رکعتي صحيح نماز بھي پڑھ لے تو جبتک نيا سفر نہ کرے نماز پوري پڑھے گا اور ٹھہرنے کاحکم ثابت ہونے کے بعد عرفات ، مشعرالحرام اور مني: کي طرف جانا سفر نہيں ہے .

س5: کیا قصر و اتمام کے درمیان اختیار والا حکم مکہ اور مدینہ میں بھي جاري ہوگا یا یہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوي کے ساتھ مختص ہے اور کیا انکي پراني اور نئي جگہوں کے درمیان کوئي فرق ہے یا نہیں ؟

ج: قصر اور اتمام کے درمیان اختیار والا حکم ان دو شہروں کي ہر جگہ میں جاري ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ پراني اور نئي جگہوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ان دوشہروں کي پراني جگہوں پر اکتفا کرے بلکہ صرف مسجدوں پر :پس نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ دس دن ٹھہرنے کي نیت کرے.

س 6: جو شخص مشرکین سے برائت کے پروگراممیں شرکت نہ کرے اسکے حج کا حکم کیا ہے ؟

ج: اس سے اسکے حج کي صحت کو نقصان نہیں پہنچتا اگر چہ اس نے اپنے آپ کو دشمنان خدا سے اعلان برائت کے پروگرام میں شرکت کرنے کي فضیلت سے محروم کردیا ہے.

س 7: کیا حیض یا نفاس والي عورت کیلئے اس دیوار پر بیٹھنا جائز ہے جو مسجدالحرام کے برآمدے اور سعي کرنے کي جگہ کے درمیان واقع ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے درمیان مشترک ہے؟

ج: اس میں کوئي اشکال نہیں ہے مگر جب ثابت ہو جائے کہ وہ مسجدالحرام کا حصہ ہے .

س8: جس شخص کو چاند دیکھنے کي وجہ سے دو وقوف اور روز عید کے درک کرنے میں شک ہو اسکے حج کا کیا حکم ہے اور کیا اس پر حج کا اعادہ واجب ہے یا نہیں ؟

ج: سني قاضي کے نزدیک ذي الحج کا چاند ثابت ہونے اور اسکي طرف سے چاند ثابت ہوجانے کے فیصلے کے مطابق عمل انجام دینا کافي ہے پس اگر لوگوں کي پیروي کرتے ہوئے دو وقوف کو درک کرلے تو اس نے حج کو درک کرلیا اور یہ کافي ہے .

س9: بعض فتاوي: میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں جماعت قائم کرنے کي اجازت نہیں دیتے تو کیا آپ کي طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کي اجازت ہے کہ جن میں عام طور پر قافلے آتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان قافلوں کي اپني مستقل رہائش گاہ اور اپني مستقل جماعت ہوتي ہے پس یہ حجاج کیلئے مسجدالحرام میں نماز ترک کرنے کا ذریعہ نہیں بنتے .

ج: ہماري طرف سے ان رہائش گا ہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کي اجازت نہینہے اگر یہ دوسروں کي توجہ کے مبذول کرنے کا موجب بنے اور مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ انکي نماز میں شرکت نہ کرنے کي وجہ سے تنقید کا سبب بنے.

س 10: ڈرائيور حضرات بھيڑسے بچنے کيلئے مني اور مزدلفہ تک پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندروني راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہيں پس ان جگہوں تک پہنچنے کيلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ايسے راستوں سے جاتے ہيں جو مني کے اندر سے گزرتے ہيں تو کيا اسے مکہ سے نکلنا شمار کيا جائيگا يا نہيں ؟

ج: ظاہر يہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کي دليل اس سے منصرف ہے بہرحال اس سے عمرہ اور حج کي صحت کو نقصان نہيں پہنچتا.

س 11: کاروانوں کے خدام جو عيد والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں کے ہمراہ ہوتے ہيں اور ان کے ہمراہ فجر سے پہلے ہي مشعرالحرام سے کوچ کرجاتے ہيں اگر ان کيلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختياري کو درک کرنا ممکن ہو تو کيا يہ ان پر واجب ہے يا نہيں ؟ اور اگر ان کيلئے پلٹنا ممکن نہ ہو ليکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکرياں مارنے کيلئے پلٹنا ممکن ہو تو کيا عورتوں اور کمزور لوگوں کي متابعت ميں ان کيلئے بھي رات کے وقت کنکرياں مارنا کافي ہے يا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکرياں ماريں؟اور پلٹنے اور وقوف اختياري کو درک کرنے کي صورت ميں کيا يہ انہيں نائب بنانے کے امکان کيلئے کافي ہے يا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر ميں سے شمار ہوں گے کہ جنہيں نائب بنانا جائز نہيں ہے:

ج1: وقوفِ اختياري کو در ک کرنے کيلئے ان پر پلٹنا واجب نہينہے.

2 : رات ميں کنکرياں مارنا ان کيلئے کافي نہيں ہے مگر يہ کہ دن ميں ايسا کرنے سے عذ ر رکھتے ہوں.

3: نائب کي نسبت احوط يہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگر چہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختياري وقوف کو درک کرلے ہاں اگر فرض کريں کہ وہ عذر نہيں رکھتا اور اختيار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختياري اور پورے واجب وقوف کو درک کرلے تو يہ اسکي نيابت کيلئے مضر نہيں ہے.

س 12: جو شخص شب عيد اور مزد لفہ ميں معمولي سا وقوف کرنے کے بعد عورتوناور مريضوں کے ہمراہ ہوتاہے کيا اس پر واجب ہے کہ انہيں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کي طرف پلٹ آئے يا اس کيلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درميان وقوف کرلينا کافي ہے يا اس کيلئے وہي معمولي سا وقوف ہي کافي ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن ، مشقت اور ٹريفک کي وہ پابندياں بھي ہوتي ہيں جو انتظاميہ نافذ کرتي ہے اور کيا نيابتي حج کرنے والے اور اسکے غير کے درميان کوئي فرق ہے؟

ج: جو شخص صاحبان عذر کي نگراني اور تيمار داري کيلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتاہے اس پر طلوع فجر اور طلوع شمس کے درميان وقوف کرنا واجب نہيں ہے بلکہ اس کيلئے رات کے

اضطراري وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نيابتي حج انجام دے رہا ہے اس کيلئے يہ جائز نہيں ہے اور اس پر اختياري اعمال کو انجام دينا واجب ہے.

س 13 : کيا اختياري صورت ميں نذر کےساتھ ميقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتاہو کہ وہ سايہ ميں جانے پر مجبور ہوجائيگا جيسے اگر نذر کرکے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائي جہاز ميں سوار ہوجائے؟
ج: نذر کرکے ميقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سايہ ميں جانا حرام ہے اور ايک عنوان کاحکم دوسرے عنوان تک سرايت نہيں کرتا.

س 14: ايک شخص فوج ميں کام کرتاہے اور بعض اوقات جبري حکم کے ذريعے اسکي ڈيوٹي لگائي جاتي ہے جيسے کسي اہم کام کيلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہيں کيا ہوتا اور تنگي وقت کي وجہ سے احرام کي حالت ميں مکہ ميں داخل نہيں ہوسکتا تو کيا وہ اس صورت ميں گناہ گار ہوگا کيا اس پر کفارہ ہے؟
ج: سوال کے فرض ميں اس کيلئے بغير احرام کے مکہ مکرمہ ميں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے ميں اس پر کوئي شے نہيں ہے.

س 15: اگر ماہ ذيقعد ميں مکہ ميں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذي الحج ميں دوبارہ مکہ ميں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھي اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کيا اس کيلئے نيا احرام باندھنا ضروري ہے يا وہ بغير احرام کے داخل ہوسکتاہے؟
ج: احوط کي بناپر اس وقت اس کيلئے احرام باندھنا ضروري ہے .

س 16: ايک شخص جدہ ميں رہتاہے اور مکہ مکرمہ ميں کام کرتاہے يعني وہ چھٹي کے دنوں کے علاوہ تسلسل کے ساتھ ہر دن مکہ جاتاہے يا آدھا ہفتہ جاتاہے يعني تين دن مکہ جاتاہے اور چار دن نہيں جاتا اگرچھٹي کے ايام يا چار دن ختم ہوجائيں تو کيا اس کيلئے دوبارہ عمرہ کرنا واجب ہے؟
ج: سوال کي مفروضہ صورت ميں عمرہ کرنا واجب نہيں ہے:

س 17: اگر عمرہ ختم ہوجائے اور انسان مکہ ميں ہي ہو تو کيا اس پر نيا عمرہ کرنا واجب ہے؟ اور کہاں سے ؟ کيا حرم کي حدود سے يا مسجد تنعيم سے؟
ج: جبتک وہ مکہ مکرمہ ميں ہے نياعمرہ بجالانا واجب نہيں ہے اور اگر نيا عمرہ بجالانا چاہے تو ضروري ہے کہ اطراف حرم سے ادني الحل کي طرف جائے اور يا پھر مسجد تنعيم جائے.

س 18: ايک شخص ٹيکسي کا ڈرائيور ہے اور سواري اسے مکہ جانے کا کہتي ہے يہ جانتے ہوئے کہ ڈرائيور نے پہلے عمرہ نہيں کر رکھا کيا اس پر واجب ہے کہ احرام کي حالت ميں

داخل ہو اور اگر بغير احرام كے داخل ہو تو اس كا كيا حكم ہے ؟
ج: سوال كي مفروضہ صورت ميں اس پر واجب ہے كہ مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كيلئے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ كے اعمال بجالائے اور اگر بغير احرام كے مكہ ميں داخل ہوجائے تو فعل حرام كا مرتكب ہوا ہے ليكن اس پر كفارہ نہيں ہے.

س 19: جو شخص سخت بھيڑكے وقت كئي مستحب طواف كرتاہے اس طرح كے ان حجاج كو مزاحم ہوتاہے جو واجب طواف كرتے ہيں تو كيا اس پر كوئي اشكال ہے بالخصوص اگر اسكے پاس مستحب طواف كيلئے وسيع وقت ہو.
ج: اس پر كوئي اشكال نہيں ہے ہاں اولي: بلكہ احوط يہ ہے كہ اس بھيڑ كے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ كرے.

س 20:جو شخص استطاعت كي وجہ سے حج افراد كو بطور واجب بجالاتاہے يا اسے بطور مستحب انجام ديتاہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمرہ كرچكاہو تو كيا اس پر ايک نيا عمرہ واجب ہے جو اس حج كے متعلق ہو؟
ج: عمرہ واجب نہيں ہے مگر جن موارد ميں تمتع سے افراد كي طرف عدول كرنا ہو.

س 21: جس شخص نے حج افراد كيلئے طواف باندھا ہوا ہے كيا وہ طواف حج اور سعي كے بعد اپنے اختيار كےساتھ مكہ سے نكل كر جدہ جاسكتاہے؟ كہ پھر سيدھا عرفہ ميں حجاج كے ساتھ ملحق ہوجائے؟
ج: طواف اور سعي كے بعدجدہ يا كسي اور جگہ جانے سے مانع نہيں ہے ليكن اگر اس كي وجہ سے اسے دو وقوف كے فوت ہوجانے كا خوف نہ ہو.

س 22: شرعي مسافت كہ جسكے ساتھ حج افراد جائز ہوتاہے سولہ فرسخ ہے تو يہ مسافت كہاں سے شمار كي جائيگي؟
الف: كيا آپ كي رائے ميں مكہ قابل توسيع ہے اور ہر وہ جگہ جسے عرف ميں مكہ كہا جاتاہے وہ مكہ كا حصہ ہے؟
ب: جو مكلف مكہ سے سولہ فرسخ سے كم فاصلے پر رہتاہے كيا وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا يا مدينہ كي كسي جگہ سے؟
ج: كيا آپ كي نظر مينمسافت كا آغاز مكلف كے شہر كے آخر سے ہوگا؟
ج: الف) مسافت مكلف كے شہر يا ديہات كے آخر سے شہر مكہ كے شروع تک حساب كي جائيگي اور شہر مكہ قابل توسيع ہے اور مسافت كے حساب كرنے كا معيار وہ جگہ ہے جسے اس وقت عرف ميں شہر مكہ كي ابتدا كہا جاتاہے.
ب: اس كيلئے اپنے شہر كي ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے اگر چہ اولي اور احوط يہ ہے

کہ اپنے گھر سے احرام باندھے:
ج: ابھي ابھي گزراہے کہ مسافت کا معيار اسکے اپنے شہر اور موجودہ شہر مکہ کے درميان کي مسافت ہے اگر چہ احوط يہ ہے کہ اپنے گھر سے مسافت کي ابتدا کا حساب کرے.

س 23: عمرہ کرنے والا شخص جو مدينہ منورہ يا اسکے مضافات ميں رہتاہے کيا اس کيلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جانے کے قصد سے جدہ آئے اور پھر احرام کيلئے ادني الحل جيسے مسجد تنعيم کا قصدکرے.
ج: اگر وہ مدينہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتاہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس کيلئے بغير احرام کے ميقات سے آگے جانا جائز نہيں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ رکھتاہو اور اگر بغير احرام کے ميقات سے گزر کرجدہ پہنچ جائے پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کيلئے کسي ميقات پر جائے اور اس کيلئے جدہ اور ادني الحل سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے کيونکہ ادني الحل صرف ان لوگوں کيلئے عمرہ مفردہ کا ميقات ہے جو مکہ مکرمہ ميں رہتے ہيں .

س 24: مدينہ يا اسکے مضافات سے دو راستے جدہ کي طرف جاتے ہيں ايک حجفہ کے قريب سے گزرتاہے کہ جسکے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتاہے اور دوسرا جو کہ تيز راستہ ہے ، جحفہ کے مقابل سے گذرتاہے ليکن وہ جحفہ سے سو کيلوميٹر سے بھي زيادہ دور ہے اور سيدھا راستہ نہيں ہے تو کيا اسے بھي محاذات (مقابل) شمار کيا جائيگا يا نہيں؟
ج: محاذات اور مقابل سے مراد يہ ہے کہ مکہ مکرمہ کي طرف جانے والا شخص راستے ميناپسے نقطے پر پہنچ جائے کہ جسکي دائيں يا بائيں جانب ميقات ہو اس بناپر پس نقطہ محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درميان کوئي فرق نہيں ہے.

س 25: دوسري صورت ميں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتي ہو تو جو شخص اس راستے سے جارہاہے کيا اس کيلئے جائز ہے کہ وہ ادني الحل جاکر وہاں سے عمرہ مفردہ يا حج کا احرام باندھے ؟
ج: ميقات اور اسکي بالمقابل جگہ سے بغير احرام کے گزرنا جائز نہيں ہے اور ادني الحل سے احرام باندھنا بھي صحيح نہيں ہے جيسے کہ ابھي ابھي گزراہے .

س26: جس شخص کو ميقات سے احرام باندھنے ميں اپنے يا اپنے اہل و عيال پر خوف کا وہم ہو کيا اس کيلئے ادني الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
ج: اگر ميقات ميں احرام باندھنے سے کوئي عذر ہو جو ميقات سے گزرنے کے بعد زائل

ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کي طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہوورنہ اپني جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئي میقات نہ ہو اور کسي دوسرے میقات پر جانے کي قدرت بھي نہ رکھتاہو.

س 27: کیا احرام کي حالت میں رات کے وقت بارش سے بچنے کیلئے کسي چیز کے نیچے جانا جائز ہے ؟

ج: احوط مراعات کرناہے.

س 28: جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کریم یا مستحب نمازیں پڑھنا چاہتاہے یا دعاءکیلئے بیٹھنا چاہتاہے جب کہ اس کیلئے ان چیزوں کو مسجد الحرام کي دوسري جگہوں میں انجام دینا بھي ممکن ہے تو کیا بھیڑ کے باوجود اس کیلئے یہ کام جائز ہے جبکہ طواف کي واجب نماز پڑھنے والوں کیلئے مشکل کا باعث ہو.

ج: اولي بلکہ احوط یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھیڑ نہ ہو.

س 29: کیا حاجي (مرد یا عورت) کیلئے احرام کي حالت میں پاني کو زائل کرنے کیلئے اپنے چہرے کو تولیے سے پونچھنا جائز ہے ؟

ج: اس کام میں مرد کیلئے تو ہر صورت میں کوئي حرج نہیں ہے اور عورت کیلئے بھي کوئي حرج نہیں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھانپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ یہ کام تولیے کو بالتدریج اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے بہر حال چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہے.

س 30: حاجي کیلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر مني میں رات گزارنے کي بجائے مکہ مکرمہ (حرم) میں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کیا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت یا مومن کے جنازہ کي تشییع کرنا ایسے کام ہیں جو عبادت کےساتھ مشغول ہونے کو باطل کردیتے ہیں؟

ج: ضرورت کے مطابق کھانے پینے مینمشغول ہونا اور کسي احتیاج کي وجہ سے باہر جانا اور وضو یا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہیں پہنچاتا.

س 31: سابقہ سوال میں مذکور مصروفیات اگر عبادت کو باطل کردیں تو کیا کفارہ بھي ہے ؟

ج: اگر ایسے کام میں مشغول ہو جو عبادت نہیں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ میں، اور ضروریات میں سے بھي شمار نہ کیا جاتاہوجیسے کھانا پینا اور کوئي ضرورت پوري کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے .

س32: کيا چند ماه تک مال کو جمع کرنا حج کي استطاعت کو حاصل کرنے کيلئے کافي ہے ؟ بالخصوص اگر وه جانتاہو کہ وه اس طريقے کے علاوه مستطيع نہيں ہوسکتا.
ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہيں ہے ليکن اگر انسان حجة الاسلام کرنا چاہتاہو تو اس سے کوئي مانع نہيں ہے کہ وه کسي جائز طريقے سے مال حاصل کرے يا اپني منفعت سے ذخيره کرتارہے يہاں تک کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہوجائے مگر جب وه اپني منفعت سے ذخيره کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دينا واجب ہے :

س 33: کيا والدين کو ملنا :معاشرتي، شرعي يا ذاتي ضرورت شمار ہوتي ہے اور اگر ايسا ہے تو کيا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کيلئے جائز ہے کہ وه اپنا مال والدين کو ملنے کيلئے خرچ کردے جب ملنے کيلئے سفر و غيره کي ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کردے؟
ج: مستطيع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہيں ہے اور صلہ رحمي صرف ملنے ميں منحصر نہيں ہے بلکہ رشتہ داروں کي احوال پرسي اور صلہ رحمي ديگر طريقوں سے بھي ممکن ہے جيسے خط لکھنا يا ٹيليفون کرنا و غيره ہاں اگر والدين کہ جو دوسرے شہر ميں ہيں ان سے ملنا اسکي اپني حالت اور انکي حالت کے پيش نظر ضروري ہو اس طرح کہ اسے اسکي عرفي ضروريات ميں سے شمار کيا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھي نہ ہو جو والدين کي ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کيلئے کافي ہو تو وه اس حالت ميں مستطيع ہي نہيں ہے.

س34: اگر دودھ پلانے والي عورت مستطيع ہوجائے ليکن اسکے حج پر جانے سے شيرخوار بچے کو نقصان پہنچتاہو تو کيا وه حج کو ترک کرسکتي ہے؟
ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والي کيلئے شير خوار کے پاس رہنا ضروري ہے يا اس سے دودھ پلانے والي عورت کيلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہيں ہے .

س 35:جو عورت سونے کے کچھ زيورات کي مالک ہے اوروه انہيںپہنتي ہے اور اسکے پاس اسکے علاوه کوئي دوسرا مال نہيں ہے اگر وه انہيں بيچ دے تو وه حج کرنے پر قادر ہوجاتي ہے تو کيا عورتوں کے زيورات استطاعت سے مستثني: ہيں يا اس پر واجب ہے کہ وه حج کے اخراجات کيلئے انہيں بيچے اور انکے ساتھ وه مستطيع ہوگي:؟
ج: اگر ان زيورات کو وه پہنتي ہو اور وه اسکي حيثيت سے زياده نہ ہوں تو اس پرحج کيلئے انہيں بيچنا واجب نہيں ہے اور وه مستطيع نہيں ہوگي:

س 36: ايک عورت حج کيلئے استطاعت رکھتي ہے ليکن اس کا شوہر اسے اسکي اجازت نہيں ديتا تو اسکي ذمہ داري کيا ہے ؟:
ج: واجب حج ميں شوہر کي اجازت معتبر نہيں ہے ہاں اگر شوہر کي اجازت کے بغير حج پر

جانے سے عورت حرج میں مبتلا ہوتي ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے.

س 37: اگر شادي کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہوجائیگا؟
ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا.

س 38: کیا حج کي استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگي میں تنگي لانا جائز ہے ؟
ج: یہ جائز ہے لیکن شرعا واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگي اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل و عیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کي حد سے تنگي کرنا جائز نہیں ہے.

س 39:ماضي میں میري طرف سے دین کي پابندي اور اس کا اہتمام کوئي اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھاجو سفر حج کیلئے کافي تھا (یعني میں مستطیع تھا) لیکن اپني اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟جبکہ اس وقت میرے پاس لازمي رقم نہیں ہے : جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ایک دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافي ہے ؟
ج: اگر آپ ماضي میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کي ادائیگي کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو آپ پر حج مستقر ہوچکاہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جبتک عسر وحرج نہ ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال کي مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے.

س 40: جب مسجدالحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہوجاتي ہے تو جو لوگ اسے پاک کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاک نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کي صورت میں مسجد کي زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟
ج: جبتک سجدے والي جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز پڑھنے میں کوئي حرج نہیں ہے .

س 41: کیا مسجد نبوي میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ شریفہ میں کہ جہاں کوئي ایسي چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے :جیسے کاغذ یادرخت کي شاخوں سے بني ہوئي جائے نماز :توجہ کو جذب کرتاہے اور نمازي لوگوں کي نظروں کا نشانہ بنتاہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھي موقع ملتاہے.
ج: کسي ایسي چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسي جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں

پرہيا کسي ايسي چيز پر سجدہ کرسکے کہ جس پر سجدہ کرنا صحيح ہے البتہ اگر اس کيلئے يہ ممکن ہو ورنہ تقيةً اسي جائے نماز پر سجدہ کرے.

س 42: اذان و اقامت کے وقت دو مسجدونسے نکلنے کا کيا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکي طرف جارہے ہوتے ہيں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے ميں باتيں کررہے ہوتے ہيں ؟
ج: اگر دوسروں کي نظر ميں يہ کام نماز کو اسکے اول وقت ميں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتاہو تو جائز نہيں ہے بالخصوص اگر اس ميں مذہب پر عيب لگتاہو.

س 43: ایک شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتاہے کہ عمل کے دور ان اس کا احرام نجس تھا تو کيا وہ احرام سے خارج ہے يانہيں ؟
ج: اگر وہ موضوع يعني عمل کي حالت ميں اپنے احرام ميں نجاست کے وجود سے جاہل ہو تو وہ احرام سے خارج ہے اور اس کا طواف اور حج صحيح ہے ؟

س 44: جسمکلفنے کسي کو نائب بنايا ہو کہ اسکي طرف سے قرباني کرے تو کيا نائب کے پلٹنے اور اسکے يہ خبر دينے سے پہلے کہ قرباني ہوچکي ہے اس کيلئے تقصير يا حلق کرنا جائز ہے ؟
ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے يہاں تک کہ نائب کي طرف سے قرباني ہوجانے کا انکشاف ہوجائے ليکن اگر حلق يا تقصير ميں جلدي کرے اور اتفاقاً يہ نائب کي طرف سے قرباني ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحيح ہے اور اس پر اعادہ واجب نہيں ہے .

س45: جس مکلف نے اپني طرف سے قرباني کرنے کيلئے کسي کو نائب بنايا ہوا ہے کيا اس کيلئے نائب کي طرف سے اسے ذبح کرنے کي خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے ؟
ج: اس سے کوئي مانع نہيں ہے .

س46: موجودہ دور ميں مني ميں قرباني کو ذبح کرنا ممکن نہيں ہے بلکہ اس کيلئے انہوں نے مني سے باہر ليکن مني کے قريب ہي ایک جگہ معين کررکھي ہے اور دوسري جانب سے قرباني کے جانور کہ جن کيلئے بڑي رقوم خرچ کي جاتي ہيں کہاجاتاہے کہ ان کاگوشت وہيں پھينک دياجاتاہے اور وہ گل سڑ کر ضائع ہوجاتاہے جبکہ اگر انہيں ديگر ممالک ميں ذبح کيا جائے تو ان کا گوشت ضرورت مند فقرا کو ديا جاسکتاہے تو کيا حاجي کيلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ملک ميں قرباني کرے اور کسي کے ساتھ طے کرلے کہ وہ اسکي طرف سے قرباني کردے يا ديگر ممالک ميں اور ٹيليفون کے ذريعے قرباني کرلے يا اسے مقررہ جگہ پر ہي ذبح کرنا واجب ہے اور کيا اس مسئلہ ميں اس مرجع کي طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکي اجازت ديتاہے جيسے کے بعض بزرگ فقہاءسے يہ منقول ہے ؟
ج: يہ کام جائز نہيں ہے اور قرباني صرف مني ميں ہوسکتي ہے اور اگر يہ ممکن نہ ہو توجہاں

اس وقت قرباني كي جاتي ہے وہينكي جائيگي تا كہ قرباني كے شعائر كي حفاظت كي جاسكے كيونكہ قرباني شعائر اللہ ميں سے ہے :

س 47: اگر حكومت مني كے اندر قرباني كرنے پر پابندي لگادے تو كيا حجاج كيلئے مكہ مكرمہ سے باہر قرباني كرنا جائز ہے اور كيا مكہ كے اندر قرباني كرنا كافي ہے ؟
ج: حج كي قرباني كافي نہيں ہے مگر مني ميں ہاں اگر اس ميں قرباني كرنے پر پابندي لگ جائے تو اس كيلئے جو جگہ تيار كي گئي ہے وہاں قرباني كرنا كافي ہے جيسے كہ اس صورت ميں مكہ كے اندر قرباني كرنا بھي كافي ہے ليكن اگر قرباني كي جگہ كا مني سے فاصلہ اتنا ہي ہو جتنا اس جگہ كا ہے جو قرباني كيلئے تيار كي گئي ہے يا اس سے كم ہو:

48: ايسے خيراتي ادارے موجود ہيں جو حاجي كي نيابت ميں قرباني كرتے ہيں اور پھر اسے ضرورتمند فقرا كے حوالے كرديتے ہيں اس سلسلے ميں راہبر معظم كي رائے كيا ہے اور كيا جناب عالي كي نظر ميں اسكي شرائط ہيں ؟
ج: قرباني كي ان شرائط كا احراز كرنا ضروري ہے كہ جو مناسك ميں ذكر ہوچكي ہيں .

س 49: كيا قرباني كو ذبح كرنے كے بعد اسے ان خيراتي اداروں كو دينا جائز ہے جو اسے فقرا تک پہنچاتے ہيں ؟
ج: اس ميں كوئي حرج نہيں ہے .

س 50: صفا و مروہ كے درميان سعي كرتے وقت صفا و مروہ كے پہاڑوں كے پاس لوگوں كي بڑي تعداد جمع ہوجاتي ہے جو سعي كرنے والوں كي بھيڑ كا سبب بنتي ہے تو كيا سعي كرنے والے پر واجب ہے كہ وہ ہر چكر ميں خود پہاڑ تک جائے يا سنگ مر مر سے بني ہوئي پہلي بلندي كافي ہے كہ جو چلنے سے عاجز لوگوں كے راستے كے ختم ہونے كے ساتھ شروع ہوتي ہے ؟
ج: اس حد تک چڑھنا كافي ہے كہ جسكے ساتھ يہ صدق كرے كہ يہ پہاڑ تک پہنچاہے اور اس نے دو پہاڑوں كے درميان كے پورے فاصلے كي سعي كي ہے .

س 51: كيا عمرہ مفردہ اور حج تمتع كيلئے ايک طواف النساءكافي ہے ؟
ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع ميں سے ہر ايک كيلئے الگ طواف النساءہے پس ايک طواف دو طواف سے كافي نہيں ہے ہاں مُحِل ہونے كيلئے ايک طواف كا كافي ہونا بعيد نہيں ہے.

س 52: جو شخص بارہويں كي رات مني ميں بسر كرے اور آدھي رات كے بعد كوچ كرے تو كيا اس پر واجب ہے كہ زوال سے پہلے اسكي طرف واپس پلٹ آئے تا كہ يہ بھي وہ كو چ كرسكے جو وہاں پر موجود لوگوں كيلئے زوال كے بعد واجب ہوتاہے اور اس بات سے كوئي

مانع ہے کہ وہ صبح کے وقت مني آکر جمرات کو کنکریاں مارلے پھر مکہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے ؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار کے ساتھ ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے اور مغرب سے پہلے مني سے نکلنے پر قادرہے:
ج : جو شخص مني میں ہے اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اگر چہ اس طرح کے زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے مکہ سے آجائے اور کنکریاں مارنے کے بعد غروب سے پہلے کوچ کرجائے پس آدھي رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے لیکن کنکریاں مارنے کیلئے بارہویں کے دن پلٹ آئیگا اور زوال کے بعد کوچ کرےگا:

س 53: آیت اللہ گلپایگاني (قدس سرہ) کے اعمال حج کي کتاب میں اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذکور ہیں . ان مستحبات پر عمل کرنے کے سلسلے میں جناب کي کیا رائے ہے؟
ج: قصد رجاءکے ساتھ ان پر عمل کرنے میں کوئي حرج نہیں ہے.

س 54: کیا اس آبِ زمزم سے وضو کرنا جائز ہے جو پینے کیلئے مخصوص ہے.
ج: مشکل ہے اور احتیاط کي رعایت کرنا ضروري ہے .